آثار سخی سرور رح

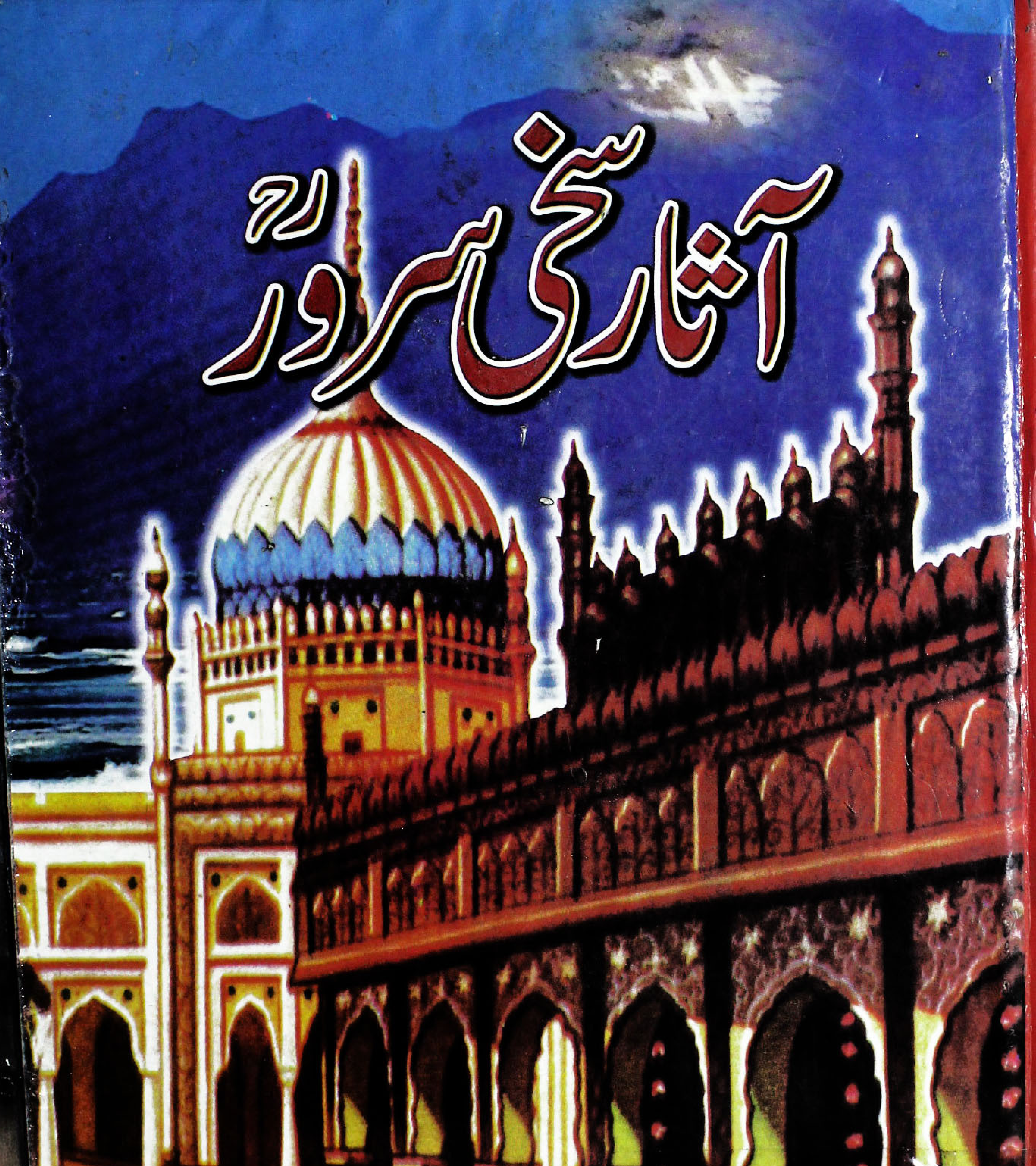

زوار نیاز حسین سروری

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا زورِ حیدرؓ، فقرِ بوذرؓ و صدق سلیمانیؓ

اقبالؔ

Marfat.com

آثار سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

نیاز حسین سروری ہمیش

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مئولف

۲۹۸۶۹۲
س ک ۳۷۸ ک
67519

نام کتاب آثارِ سخی سرورؒ

نام مئولف زوار نیاز حسین سروری (ہمیش کھلنگ)

نظرِ ثانی حکیم اقبال حسین، ڈاکٹر سعید احمد

مشاورت پروفیسر اللہ وسایا جعفر، پروفیسر سید ممتاز حسین بخاری
پروفیسر زوار حسین کھوسہ، حاجی غلام اکبر جواد، غلام سرور
ابراہیم جعفر صاحب

تعاونِ خاص دلبر مولائی

کمپیوٹر گرافکس: ہوتانی پرنٹنگ پریس
بلاک 1، ریلوے روڈ، ڈی جی خان

قیمت: -/80روپے

تعداد: 500

ناشر تنظیم قندیل ادب | برانچ سخی سرور ڈیرہ غازی خان

Marfat.com

انتساب

جناب حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

کے

عقیدت مندوں

کے نام

Marfat.com

فهرست

عرض مولف 8
تعلیمات اولیاء 11
تذکرہ اولیاء 17
حضرت سخی سرور کی تبلیغ 19
سید احمد سلطان مختصر واقعہ 21
سخی سرور یونیورسٹی 23
مقدمہ 26
حالات زندگی 31
شجرہ نسب 32
خواب میں حکم 33
معاشرتی حالات 37
خانگی حالات 40
سفر 42
پیران پیر دستگیر 43
کرامتیں 45
پتھر پر لکیر 47
ولی کامل سے فیض 50
دیگر اولیائے اللہ 51
حیاتی سے ناامیدی 52
لنگڑا اونٹ 53
بیٹا واپس آگیا 55
کینسر کا خاتمہ 56
جتی دانی کی کہانی 57
دیگ کی کہانی 59
نقب کی کہانی 62
برصغیر واپسی 64
تبلیغی مرکز 65
دھونکل 66
سرور شاہ کوٹ واپسی 67
کوہ سلیمان میں آمد 68
مقام سے سخی سرور 69
آثار سخی سرور 71
علم او جال 72
تعلیمات 73
سخی سرور اور گجر قوم 76
حضرت سخی سرورؒ کا متقعد خاص 79

Marfat.com

عبرت	80	حضرت سے منصوب میلے	97
نسبتی اعزاز	81	علموں والا میلہ، کافی والا میلہ	99
پنجتن پاک کا نظریہ	82	قدموں والا میلہ، بڈھی والا	100
گوجرانوالہ	82	پارکا میلہ، زناز بندی	101
لدھیانہ	83	پنڈی بھٹیاں کا میلہ	102
شملہ،	83	فیصل آباد چھنج	103
ولایت میں چودھویں کا چاند	83	قصبہ سخی سرور میں	104
وصیت	84	منقبتیں	106
شہادت	85	سرور لعلیںؒ والا	108
تعمیر مزار کا واقعہ	86	سوہنڑا سخی سرور	110
حضرتؒ اور دور حاضر	88	لالعلاں والا سونہڑا کرسی بھلی	114
سروری لوگوں کا احترام	90	معاونین خاص	117
شبیہات	91	حضرت سخی سرور کے حوالے	118
شبیہات دربارِ	92	چند مشہور نام	
موگا میں، نگاہ میں	93		
لدھیانہ میں، روٹ کی تیاری	94		
یوپی کی سرحد، سہارنپور میں	95		
چمبا میں	95		
ناھن	96		

Marfat.com

عرضِ مؤلف

تاریخ نویسی مشکل ترین کام ہے اور پھر تاریخ بھی بادشاہوں کی نہ بلکہ اولیاء کی ہو، تو حد درجہ تحقیق و تفتیش کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک ایسی عظیم ہستی جس کا ذکر تذکروں میں بھی عام ہے اور زبانِ خاص و عام بھی مگر تفصیل احوال سے خالی ہو تو نہ مکمل سوانح عمری اور نہ ہی تعلیمات و تبلیغات کی وضاحت سامنے آتی ہے، اس وقت میری مراد ''حضرت سخی سرورؒ'' سے ہے۔ پروفیسر حامد علی سیال نے محکمہ اوقاف کے تعاون سے ایک کتاب شائع کی تھی۔ مگر اُس میں سخی سرورؒ کی سیرت و تبلیغات و حالاتِ زندگی کے بارے میں بہت ہی تھوڑا مواد شامل ہے جبکہ علاقائی ثقافت، میلوں ٹھیلوں کا حال، تصوف اور اس کے سلسلے وغیرہ تفصیل سے لکھے ہیں۔

بندۂ ناچیز بھی سخی سرورؒ کا خادم اور مجاور ہے، مؤرخ ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی فنِ تحقیق سے واقف ہے، ایک قلبی عشق اور محبت ہے کہ حضرت کے مریدوں اور عامتہ الناس کے لئے عام فہم کتاب شائع کی جائے جس کا مریدین بار بار مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ جو مختلف کتب، کتابچوں، اخبارات

Marfat.com

اور سینہ بہ سینہ آنے والی روایات وکہاوتوں کا مختصر ترین خلاصہ ہو۔

یہ برصغیر کے اہم ترین بزرگوں میں سے ایک ہیں مگر آپ کی حالاتِ زندگی سیرت اور تعلیمات وتبلیغات سے ہم محروم ہیں۔ البتہ راقم اہل علم اور محقق حضرات سے یہ اُمید ضرور رکھے گا۔ وہ اپنی علمی خیرات سے لوگوں کو ضرور فیض پہنچائیں گے۔ بندۂ عاجز کی یہ پہلی کاوش ہے، آپ کی طرف سے رہنمائی اور حوصلہ افزائی اور مشوروں کا انتظار رہے گا تاکہ اشاعتِ دوم مزید بہتر سے بہتر ہو۔ میں اپنے معاونین اور ان مددگار افراد کا بہت مشکور ہوں جن کے تعاون خاص سے یہ کتاب اشاعتی مراحل سے گزر کر آپ تک پہنچی۔

زوار نیاز حسین سروری

ہمیش کھلنگ۔ سخی سرورؒ

ڈیرہ غازی خان

Marfat.com

تمدن ، تصوف ، شریعتِ کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
(اقبالؔ)

Marfat.com

''تعلیماتِ اولیاء''

از دلبر مولائی

صوفیا کا منظم کام تحریک کی صورت میں تیسری صدی ہجری سے شروع ہوا، یہ بادشاہوں، امراء اور جاگیرداروں کی غیر اسلامی اقدامات پر ردِ عمل تھا، اوائل اسلام میں بھی کچھ صحابیوں نے اپنا احتجاج شروع کر دیا تھا بلکہ یہ عظیم ہستیاں اصلی اسلام پر سو فیصد عمل پیرا تھیں، حضرت عمارؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، اور حضرت ابوذر غفاری جیسے متعدد صحابہ نے اپنی بساط کے مطابق قدم اُٹھاتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ پہلے ''شام'' کی طرف شہر بدر کیے جاتے ہیں لیکن انقلابی تبلیغ کا اثر ''حاکم وقت'' کے لیے تو موافق نہ تھا لہذا آپ کو شہروں کی بجائے ربزہ کے صحرا میں علاقہ بدر کر دیا گیا۔ امامت پر خلافت اور پھر خلافت پر ملوکیت نے جب قبضہ کیا تو پھر دنیا نے دیکھا کہ اسلام کی نورانی قدریں دھندلانے لگیں، صاحب بصیرت، صاحب علم، اور صاحب دل لوگوں نے دیکھا کہ اسلام کی تبلیغ کا کام ان ہوس پرست، زر پرست، دولت پرست، اور جاگیر پرست، نام نہاد حاکموں کے بس کا کام نہیں رہا لہذا یہ

Marfat.com

لوگ اسلام کی تبلیغ کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ ان لوگوں کے دو مقاصد تھے ایک تو وہ مسلم جن کے دل صرف دنیا پرستی سے میلے ہو گئے انہیں صیقل کرنا تھا لہذا توبہ، خوف خدا، پرہیز گاری، تزکیۂ نفس، خلوص، امانت، توکل اور قناعت وغیرہ وغیرہ کا درس دیا گیا جبکہ دوسرے غیر مسلم تھے انہیں اسلام کے آفاقی اصولوں، نظریات، عقائد اور پاکیزہ عملی کاموں سے متاثر کر کے راہِ حق کی رہنمائی کرنی تھی، لہٰذا یہ کام اماموں اور ولیوں نے خوب کیئے۔

دنیا ''اسلام'' کو دو نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ایک تو ملوکیت کے پروردہ، حاکم اور جبکہ دوسرے یہی امام، ولی، بزرگ اور صوفی تھے، اگر کسی نے تلوار کے خوف سے اسلام قبول کیا بھی ہے تو وہ حاکموں کا اثر ہوگا بلکہ دل سے جو لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں تو یہ اُن بزرگ ہستیوں کا کارنامہ ہے۔ مجاہدے کے قائل یہ لوگ دکھ اور مصیبت کو محبوب کا عطیہ سمجھتے رہے۔ آزمائشات، مصائب اور بھوک وافلاس کو عشق کے کانٹے تصور کر کے ہمیشہ آگے بڑھتے رہے۔ بقول خواجہ فریدؒ

تھل مارو دا سارا پینڈا

تھیسم ہک بلانگ

ان بزرگ ہستیوں کا سارا رخ ''فلاحِ انسانیت'' کی طرف مرکوز تھا۔ جہاں تبلیغی مشن زیرِ نگاہ تھا وہیں بلاتعصب خدمتِ انسانیت بھی مقصود تھی لہذا مظلوموں کے غمگسار، دکھیوں کے ہمدرد، ظالموں اور حاکموں کو ہدایت اور

Marfat.com

سخاوت وعطیات کی طرف مائل کرنا یہ سب انسانی خدمت کے کام خود بھی کرتے اور لوگوں کو ان کی تلقین بھی کرتے ۔ جس کے نتیجے میں لوگ آپ کے گرویدہ ہو کر قریب ہوتے گئے ایک عوامی تاثر رہا ہے کہ بزرگ اولیاء بے فکرے لوگ ہیں ۔ رہبانیت مزاج کو پروان چڑھا رہے ہیں ۔ انہیں جہاد اور زندگی کے عملی کاموں سے کوئی غرض نہیں ہے ۔

تاریخ مشائخ چشت (صفحہ 48) میں درج ہے کہ شیخ نظام الدین کو یہی کچھ کہا گیا تو آپ نے جواب فرمایا ''جس قدر غم واندوہ مجھے رہتا ہے اس جہان میں کسی کو نہ ہوگا میرے پاس اتنی مخلوق آتی ہے ۔ ہر شخص اپنا دکھڑا سناتا ہے اس کا بوجھ میری جان ودل پر پڑتا ہے وہ عجب دل ہے کہ مسلمان بھائی کا غم سنے اور اس پر اس کا اثر نہ ہو۔''

کوئی مخالف تمہارے لیے کانٹے بچھائے اور ردِ عمل میں تم بھی کانٹے بچھاؤ تو صاف شفاف راہ وراستے بھی کانٹے آلود ہو جائیں گے جو انسانیت کے لیئے دکھ کا سبب بنیں گے جبکہ اولیاء کا یہ مشن رہا ہے کہ اگر کسی نے تمہیں تکلیف دی ہے یا برا بھلا کہا ہے تو ان ہستیوں کا ردِ عمل کبھی بھی منفی نہیں رہا حضرت امام حسن علیہ السلام کا وہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شامی احسان بن متارک مدینے آیا، اپنے کام کاج کے بعد اتفاق سے اُس کی ملاقات امام حسن سے ہوئی ۔ جب تعارف ہوا تو وہ شخص غصے سے سیخ پا ہو گیا۔ آپ کے سامنے گستاخیوں پر تل گیا۔ نازیبا الفاظ استعمال کیئے ، امام حسن بڑے صبر وقناعت

Marfat.com

سے اسکے اس نامناسب رویے کو دیکھتے رہے، جب وہ تھک گیا تو آپ نے اسے بٹھایا، کھانا کھلایا اور راہِ سفر کے لیئے کچھ خرچ بھی دے دیا۔ وہ شخص حیران رہ گیا۔ یہ کیسی ہستی ہے میرا رویہ غیر اخلاقی ہے اور آپ کا حلم وصبر دیدنی ہے تو اُس شخص نے عرض کیا، مولا مجھے شام میں آپ لوگوں کا تعارف ''اسلام کے مخالف'' کے طور پر کرایا گیا تھا لہٰذا میں اپنے اسلام سے عشق کا اظہار کر رہا تھا۔ اب میں اپنی کوتاہی پر شرمندہ ہوں، گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اسلام کے اصل وارث تو آپ ہیں اور وہ شامی آپ کے اچھے طرز عمل کا گرویدہ ہوا اور مومن بن گیا یہی تعلیم صوفیاء کے لیے ایک راہ عمل تھی لہٰذا انہوں نے عمل کیا، لہٰذا آپ سخی سرورؒ کی سوانح عمری میں پڑھیں گے، آپ کے خالہ زاد بھائی تنگ کرتے رہے آپ نے وطن چھوڑ دیا، ان سے انتقام تو دُور کی بات ہے، بددعا تک نہ دی۔

حضرت سخی سرورؒ کی حالات زندگی، تعلیمات، تبلیغات، افکارِ عالیہ، نظریات خدمات اور کرامات کے متعلق داستانوی انداز تو عام مِل جاتا ہے جو ہم لوگوں سے زبانی سنتے رہتے ہیں لیکن اُن کی تصدیق کسی معتبر تذکرے یا تاریخ میں نہیں ملتی پروفیسر حامد سیال صاحب نے محکمہ اوقاف کے تعاون سے جو کتاب شائع کی ہے وہ یقیناً قابلِ تعریف ہے مگر حرف آخر نہیں، اب برادر نیاز حسین سروری نے شائع شدہ جملہ کتابیں اخبارات اور تذکروں کی چھان پھٹک اور لوگوں سے سنی سنائی باتوں کا ایک خلاصہ اپنے مریدوں اور دوستوں کی

Marfat.com

فرمائش پر لکھا ہے، یقیناً یہ الہامی کتاب تو تصور نہ ہوگی اور نہ ہی ہونی چاہیے البتہ ایک سید اور ایک بزرگ کی زندگی تعلیمات وکرامات اور اثرات پر مختصر روشنی ڈالتی ہے، میرے خیال میں اس کی بساط میں بھی یہی کچھ تھا، اب کسی یونیورسٹی کو چاہیے کہ وہ پی ایچ ڈی کے مقالہ کے لیئے کسی دانشور کو اس طرف متوجہ کرے تا کہ جدید تحقیق کی روشنی میں حضرت سخی سرورؒ کے متعلق جو ممکن معلومات ہیں عامتہ الناس کے سامنے آسکیں، یہ تو ایک تجویز ہے، ہمارے لیئے تو بزرگوں سے محبت اور ان کا ذکر اذکار ہی برکت واعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے قلوب واذہان میں عطا فرمایا ہے۔

دلبر حسین مولائی

چیئرمین

تنظیم قندیل ادب نوتک محمید

ڈیرہ غازی خان

Marfat.com

شیرِ مرداں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی
(اقبالؔ)

تزکرۂ اولیاء

اولیاء کا ذکر ایک بہترین عبادت ہے لہٰذا عرض ہے کہ بمجواء عند ذکر الابرار تنزل الرحمتہ اور بمصداق حکایات المشائخ جند من جنود اللہ مقربان بارگاہِ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزول رحمت اور سبب حفظانِ ایمان ہے اور پیرونِ اولیاء کی یادگار مریدانِ باعقیدت کے لیئے روح و ریحان ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام تلوار کی بجائے بزرگوں کے اخلاق، خلوص اور تبلیغ سے پھیلا ہے اگر دین بدمعاشی، دہشت گردی اور دولت واسلحے کے زور پر پھیلا ہوتا تو پھر دور حاضر میں دنیا میں عیسائیت کا ڈنکا بج رہا ہوتا اور لوگ جوق در جوق عیسائی بن رہے ہوتے لیکن میڈیا سے باخبر لوگ جانتے ہیں کہ معاملہ برعکس ہے میڈیا، اسلحہ، دولت اور طاقت کے باوجود لوگ عیسائی کی بجائے مسلمان بن رہے ہیں ''مائیکل جیکسن'' اور ''یوسف یوحنا'' (انہیں مسلمان ہوئے چند ہفتے ہوئے ہیں) جیسے لوگ بندوق کی نالی سے نہیں بلکہ اسلام کی روحانی تعلیم سے متاثر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے ماضی میں بھی بزرگوں کے بہترین اندازِ تبلیغ و تعلیم نے لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کیا اور وہ دھڑا دھڑ اسلام قبول

Marfat.com

کرتے گئے اور اُسی ہستی کے ارادت عقیدت میں شامل ہوتے گئے۔

لعل شہباز قلندرؒ، داتا گنج بخشؒ، خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے بعد پورے برصغیر میں حضرت سخی سرورؒ ایک مشہور بزرگ کی حیثیت رکھتے ہیں، اتنے بڑے بزرگ کی مستند تاریخ ہمارے پاس نہیں، برادر نیاز حسین سروری کی یہ مساعی جمیلہ دراصل مؤرخین اور محققین کو چھیڑنے اور متوجہ کرنے کی جسارت بلکہ کوشش ہے کہ حضرت سخی سرورؒ کے حالاتِ زندگی کیا ہیں، اُن کی تعلیمات و فرامین کیا ہیں، کن قبائل کو دائرہ اسلام میں لائے، کہاں کہاں تبلیغ کی، آپ کا اندازِ تبلیغ کیا ہے کس سلسلے کے پرچارک ہیں، فقہ واجتہاد میں اُن کا نظریہ کیا تھا وغیرہ وغیرہ بہرحال نیاز حسین کا مختلف کتب وکتابچوں کا یہ خلاصہ پڑھ کر ہم تھوڑے وقت میں حضرت سخی سرورؒ کی بہت سی چیزوں سے متعارف ہو سکتے ہیں۔ نیاز حسین مبارکباد کے مستحق ہیں لہٰذا اُنہیں مبارکباد قبول ہو۔

محمد ابراہیم جعفر کھلنگ

(صحافی روزنامہ جنگ)

Marfat.com

حضرت سخی سرورؒ کی تبلیغ

یہ کتاب چونکہ حضرت احمد سلطان (المعروف حضرت سخی سرورؒ) کی سوانح عمری سے ہے اور حضرت سخی سرورؒ کا تعلق اولاد مولا علی علیہ السلام سے ہے۔ لہذا آئمہ اہلبیت علیہ السلام اور مولا علی علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اور آئمہ اہلبیت علیہ السلام نے دین اسلام کی اشاعت کیلئے اپنا سب کچھ قربان کیا۔ حضرت سخی سرورؒ کے جداعلیٰ تبلیغ دین کیلئے مدینہ سے ہجرت کر کے عراق و بغداد آئے وہاں پر صوم وصلوٰۃ کی تبلیغ کی اور لوگوں کو نماز اور روزے کا پابند بنایا۔

اور پھر وہیں سے افغانستان آئے جہاں جہالت ہی جہالت تھی۔ دور جہالت کے رسم ورواج قائم تھے۔ آپ نے اسلام کا پرچم لہرایا اور اپنے مشن کو جاری رکھا اور اُن کے ساتھ جنگ کی جسکے نتیجے میں آپ کے چھوٹے بھائی عبدالغنی شہید ہوئے۔ جن کا مزار غزنی افغانستان میں موجود ہے۔ اپنے اباؤ اجداد کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے آپؒ برصغیر پاک وہند میں داخل ہوئے

Marfat.com

اور دین اسلام کی اشاعت کی اور آخر کار کوہ سلیمان کے دامن میں رہائش پذیر ہوئے اور اپنے مشن کو جاری رکھا اور ظلم کا مقابلہ کیا۔ حضرت صاحبؒ نے اپنے جدامجد کی اُس حدیث کا سہارا لیتے ہوئے علیحدگی اختیار کی جس میں امام علی بن الحسینؑ زین العابدین السید الساجدین نے فرمایا

قال الامام زین العابدین علیه الصلوة والسلام ایاکم و صحبة العاصین و مموتة الظالمین و مجاورة الفاسقین احذروافتنهم و تباعدوا من ساحتهم.
(الفصول المهمه لابن الصباغ المالکی)

"اے لوگو! عاصی اور گنہگار لوگوں کی صحبت اور دوستی سے بچو اور ظالم لوگوں کی مدد کرنے سے پرہیز کرو اور فاسق لوگوں کا ہمسایہ ہونے سے دوری اختیار کرو اور ایسے لوگوں کے فتنہ اور فساد سے بچ کر رہو۔ نا معلوم کس وقت یہ آپ کو آشوب اور فتنہ میں مبتلا کر دیں کیونکہ ایسے لوگوں سے دین اور ایمان کو خطرہ ہے۔ پس دوری اختیار کرنا اور بچ کر رہنا بہتر اور لازم ہے"۔

از قلم: مولانا اللہ نواز مرتضوی

Marfat.com

سید احمد سلطان المعروف پیر لعلاں والی سرکار کی زندگی پر ایک مختصر تجزیہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اَکْرِمُوا اَوْلَا دِی اَلصَّالحینَ للّٰہ والطَّالحینَ لِی۔

جناب ختمی مرتبت کا فرمان ہے کہ میری اولاد کی عزت کرو نیک ہوں تو اللہ کیلئے بُرے ہوں تو میری وجہ سے ان کا احترام کرو۔

سید احمد سلطان المعروف پیر لعلاں والی سرکار اگرچہ کسی تعارف کی محتاج نہیں جن کا شمار ہندو پاک کے مشہور اولیاء میں ہوتا ہے کہ جن کا شجرہ نسب صرف چند واسطوں سے امام موسیٰ کاظمؑ سے جا ملتا ہے یہ اس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جنہوں نے دین محمدی کی بقا دوام و استحکام کی خاطر مشکلات و تکالیف برداشت کیں یہاں تک کہ اس مشن کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر دیا لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی سید احمد سلطان کی اس گود میں آنکھ کھلی جہاں ہر طرف ایک دینی ماحول تھا اب نہ بچہ ایک دینی ماحول میں پرورش حاصل کرتا

Marfat.com

رہا اور اپنے خاندان سے علمی اور عملی میراث حاصل کرتا رہا یہ بچہ بچپن ہی غیر معمولی شرافت ونجابت کا مالک نجابت کا مالک بنا بچپن ہی سے زاہد و متقی علم و عمل سے محبت کرنے والا تھا اپنے خاندان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد ایک عرصہ علم دین حاصل کیا علم دین کی تکمیل کے بعد اپنے خاندان اسوۂ رسول پر عمل کرتے ہوئے دین مبین کی تبلیغ کیلئے سفر شروع کیا گاؤں گاؤں قریہ قریہ جا کر لوگوں کو حق علم وعمل کیطرف دعوت دی اور اس مشن کی خاطر مختلف ممالک میں دین کی تبلیغ کی اور اس مشن میں انہیں اپنے خاندان کی طرح کافی تکالیف بھی برداشت کرنا پڑیں اور بہت سے نشیب وفراز سے گزرنا پڑا لیکن کلمۂ حق کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ کوہ سلیمان کے دامن میں رہائش کر لی جہاں پہلے کوئی آبادی موجود نہیں تھی آخر کار انہیں اپنے خاندان کی طرح تبلیغ دین کے جرم میں بیٹے سمیت شہید کر دیا گیا اور ان کی مزار کوہ سلیمان کے دامن میں تعمیر کی گئی جن کی زیارت کیلئے پورا سال بالخصوص فروری سے اپریل تک لاکھوں کی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کے عقیدت مند بلا تفریق پورے ہندو پاک میں موجود ہیں۔

خدا رحمت کند پاک طینت آں را

مولوی سجاد حسین کامرانی

سخی سرور

۴۷۰۱۹

Marfat.com

سخی سرور یونیورسٹی..........؟

برصغیر کے اہم ترین بزرگ حضرت سخی سرورؒ کا نام تو ہر کوئی جانتا ہے۔ خانقاہِ مقدس میں حاضری دے کر اپنی عقیدت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ مگر آج کا مرید اور عقیدت مند آپ کے متعلق صرف سنی سنائی باتوں سے متعارف ہے۔ خواجہ غلام فرید، پیر مہر علی، شاہ لطیف بھٹائی اور شاہ رکن عالم و حضرت زکریاؒ وغیرہ جیسے بزرگوں کی طرح آپ کے اگر وارث ہوتے تو آج ڈیرہ غازیخان میں ''سخی سرور'' کے نام کی یونیورسٹی ہوتی آپ کے عرس کی آمدنی سے سخی سرور کے نام کی ''فری ہسپتال'' اور دیگر فلاحِ انسانیت کیلئے فلاحی، سماجی ادارے ہوتے مگر آپ کا خاندان حتیٰ کہ اصحاب تک سب شہید ہو گئے یہی وجہ ہے کہ

Marfat.com

حضرت سخی سرورؒ کا نام یا مختصر خاکہ ہی تذکروں میں ملے گا۔ ہماری خواہش ہے کہ گورنمنٹ ایک پی ایچ ڈی لیول کے ذمہ دار محقق کی خدمات لے اور ممکنہ معلومات حاصل کر کے حضرت سخی سرور کے متعلق ایک مستند تاریخ لکھوائے خیر یہ کام ہوگا یا نہیں۔ مستقبل پر چھوڑتے ہیں۔ لیکن جناب نیاز حسین سروری کی عقیدت کی جتنی تعریف کی جائے یہ اُتنی ہی کم ہے کہ کم تعلیم یافتہ فرد ہو کر اپنے عشق وجنون کی حد تک حضرت سخی سرورؒ کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہے اور دلچسپ اندازِ تحریر میں شائع کر کے عوام کو ایک بہترین تحفہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیاز حسین اور اس کے معاونین کی توفیق میں مزید اضافہ فرمائے اور ساتھ ہی یہ دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکام یعنی محکمہ تعلیم ومحکمہ اوقاف کے افسروں کو یہ توفیق دے کہ یہاں اب انٹر کالج کے بعد ''سخی سرور'' کے نام کی یونیورسٹی قائم کر دیں۔ اس نیک خواہش کے ساتھ۔ خدا حافظ

ماسٹر غلام سرور
سخی سرور

Marfat.com

أَلا اِن اَولياءَ اللّٰه
لَاخوف عليهم
ولا هم يحزنون

مقدمہ

دنیا تصوف کی سرزمین پر ایک واضح ہستی حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی ہے تقسیم برصغیر پاک وہند سے قبل آپکے عقیدتمندوں کا حلقہ اتنا وسیع تھا کہ اس میں بلا رنگ ونسل ومذہب ملت سب لوگ شامل تھے مسلم، ہندو، سکھ، عیسائی سبھی آپ کی عقیدت کا دم بھرتے تھے آپ کے دور دراز تک پھیلے ہوئے کروڑوں عقیدت مندوں کو ہمیشہ یہ گلہ رہا ہے آپ کے بارے کوئی جامع تصنیف موجود کیوں نہیں۔ اکثر لوگ صرف یہی جانتے ہیں کہ سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہر سال دو ماہ مسلسل عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے

آپ کے حالات وکوائف پر تاریکی کے جو دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں انکو واشگاف کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے معاصرانہ تذکروں میں اس کے لیئے روشنائی خرچ کیوں نہیں کی گئی۔

بعد کی کُتب میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ ایسی پراگندہ حالت میں ہے کہ اُسے قرینے سے سمیٹنا انتہائی مشکل کام ہے۔

Marfat.com

آج تک آپ کے بارے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

ہمارے ملک میں صوفیا کے حالات وکوائف مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ یہ حضرات اپنی شہرت اور نمائش کی بجائے اپنے مقصد کے لیئے کوشاں رہے اور ان کے مخالف ان کے نام کو مٹاتے رہے کہ جب ان کا نام نہیں ہوگا ان کی تعلیمات کو کون یاد رکھے گا ہندو متعصب کو یہ گوارہ ہی نہیں تھا کہ ان کی تعلیمات عام ہوں۔ اس لیئے ان بزرگوں کے نام اور کام کو روشن کرنے کے لیئے بڑے مطالعہ اور سخت کوشش کی ضرورت تھی۔ حضرت سخی سرور کے معاملہ میں افسانوی روایات کی بہتات ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے مریدوں میں ہندو بھی شامل تھے ہندو اپنے گروؤں کے متعلق اکثر افسانوی روایات کی وجہ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ ان افسانوی روایات سے بھی سخی سرورؒ کے عقیدت مند کسی طرح تذبذب اور تشکیک میں مبتلا نہیں کیونکہ تذکرہ سید الشہداُ میں اردو کے شہرہ آفاق، انشاء پرداز اور مفسر قرآن مولانا عبدالکلام آزاد تحریر کرتے ہیں دنیا میں انسانی عظمت اور شہرت کے ساتھ حقیقت کا توازن بہت کم رہ سکا ہے۔ یہ بذات خود ایک حقیقت ہے کہ جب شخصیتیں عظمت، تقدس اور قبول شہرت کی بلندیوں پر پہنچ جاتی ہیں تو عموماً تاریخ و حقیقت سے زیادہ افسانہ تخیل کی دنیا میں قلم ان پر دل کھول کر اپنی روشنائی نچھاور کرتا ہے۔ اس لیے فلسفہ و تاریخ کے بانی اول ابن خلدون کو یہ قاعدہ بنا دینا پڑا کہ جو واقعہ دنیا میں جس قدر زیادہ مشہور و مقبول ہوگا اتنی ہی زیادہ

Marfat.com

افسانہ سرائی سے اپنے حصارِ تخیل میں لے لی گی۔ ایک مغربی شاعر گوئٹے نے یہی حقیقت ایک دوسرے پیرائے میں بیان کی ہے وہ کہتا ہے کہ انسانی عظمت کی انتہا یہ ہے کہ افسانہ بن جائے۔ اقبال کا نظریہ تصوف میں کیا خوب بات کہی گئی ہے کہ اسلام عشق کا نام ہے عشق مسلمانوں کے دل میں ہوتا ہے۔ قرآن اس کی تائید کرتا ہے۔ اقبال بے بانگ دُھل کہتے ہیں:

عشق دم جبرائیل عشق دلِ مصطفیٰ
عشق خدا کا رسُول عشق خدا کا کلام

خیر جو کوئی جویائے حقیقت صرف تاریخ اور تاریخ کی محتاط شہادتوں کی رو سے مقبول اور متداول ذخیرہ فراہم کر سکیں تو عقیدت مندوں پر اس کا یہ احسان عظیم ہوگا۔ علم تاریخ سے شغف رکھنے والے دوستوں کو رسالہ یقین دے بیڑے پار میں اس سے پہلے اعتماد کے ساتھ سخی سرور کی ذات پر قلم اٹھانے کیلئے کھلے دل سے دعوت دی جا چکی ہے۔

محققین کے لیے ایک اور پہلو بھی توجہ طلب ہے کہ غلط بخشی کے دائرے میں محصور لوگ حضرت سخی سرور کے کرامات دوسرے بزرگوں سے جوڑ کر سخی سرور کی لازوال شخصیت کو اوج ثریا سے نیچے لانے کی بے سود کوشش کر رہے ہیں اس سے عقیدت مندوں کی روحانی فضا مکدر ہو رہی ہے۔

جب کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت سخی سرور صاحب ایک عالم باعمل ہستی تھی۔ حضرت سخی سرور کے متعلق واقعات اور حالات کی کڑیاں جوڑ کر جیتی

Marfat.com

جاگتی تصویر پیش کرنے کی سعی کی گئی تاکہ عقیدت منداپنی پیاس بجھاسکیں نقاد اپنے ذہن کی تسلی کر سکیں اور محققین اس ضروری مواد کو بنیاد بنا کرنئی راہیں استوار کرسکیں۔

میں بے تکی تنقید سے اپنا دامن بچانے کیلئے خالق تحفہ سالکین مخدوم سید یوسف شاہ گردیز کے اس شعر کا سہارالوں گا

و صفش ان نیست کہ درحین امکان گنجد
کانچہ درفہم فرد گنجد ازاں بیشتر است

حضرت سخی سرور نے تبلیغ دین کے لیئے بہت سفر کیا جیسے پاکستان میں لاہور، ملتان، ڈیرہ غازی خان، دھونکل، گجرانوالہ، ایمن آباد، سوہدرہ پشاور اور ہندوستان میں امرتسر، جالندھر، لدھیانہ، ہوشیار پور، یو پی افغانستان میں غزنی وغیرہ۔ ہماری کوشش رہی ہے کہ ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ معلوماتی مواد تاریخ کی کتب اور تذکروں سے دستیاب ہو سکے جو ہم اپنے قارئین تک پہنچا سکیں۔ ہندوستان کے حالات اُن لوگوں سے معلوم کریں جو اچھی طرح باخبر ہیں۔

میرے لیئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں سخی سرور کے دربار کے زیر سایہ رہ رہا ہوں میری یہ وابستگی میرے شوق کے لیئے تیر بہ ہدف بنی رہی میرے ہی اسلاف حضرت سخی سرور کے دربار کے جھاڑو بردار اور کُنجی بردار رہے ہیں۔ اس لیئے حضرت سخی سرور کی بزرگی اور ولایت کا ایک خاص اثر

رکھتا ہوں مگر اس کے باوجود میں اُن حضرات کا بہت مشکور ہوں جن کی معاونت نے میرے چھوٹے بھائیؒ کو یہ کتاب لکھنے کے اور چھپوانے کے قابل بنایا میری خواہش ہے کہ قارئین اس کتاب کو اسی جذبے سے مطالعہ کریں جس خلوص سے ہم اسے پیش کر رہے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاونین اور قارئین کو عشق مصطفی کی سعادت نصیب فرمائے۔ جس کی آبیاری کیلئے حضرت سخی سرورؒ ساری زندگی کوشاں رہے۔

حکیم اقبال حسین کالو کا آل ہمیش

سخی سرور رحمتہ اللہ علیہ ضلع ڈیرہ غازی خان

مورخہ ۲۰۰۶-۰۱-۰۱

Marfat.com

حالاتِ زندگی

Marfat.com

شجرۂ نسب

سید احمد سلطان بن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبداللطیف بن سید شیخا بن سید اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم علیہ اسلام بن امام جعفر صادقؒ بن امام باقرؒ بن امام زین العابدین سجاد علیہ اسلام بن امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی علیہ السلام بن حضرت ابو طالبؓ بن حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن حزیمہ بن مدرکہ بن الیاسؑ بن نفر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن ہمسیع بن سلامان بن نابت بن حمل بن قیذ بن حضرت اسماعیل علیہ اسلام بن حضرت ابراہیم علیہ اسلام بن تارخ بن ناحور بن شاروخ بن ادغو بن قانع بن عابر بن شائع بن فخشندہ بن سام بن حضرت نوح علیہ اسلام بن لامد بن متوشلخ بن حضرت ادریسؑ بن بیر بن مہلائیل بن قینان بن الوش بن شیث علیہ اسلام بن حضرت آدم و حوا علیہم اسلام

Marfat.com

خواب میں حکم

پیر لعلانوالا کے آباؤ اجداد یثرب کی دھرتی سے تعلق رکھتے تھے وارثِ بطحا کا یہ سید بیٹا حضرت زین العابدینؒ کے نام سے مشہور ہوا ولایتِ علی علیہ السلام کے سلسلہ سے تعلق رکھنے والا یہ ولی بائیس سال تک روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجاوری کرتا رہا۔ ایک رات خواب میں خلقِ عظیم رحمت العالمین سید الانبیاء مدنی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ برصغیر تشریف لے جاؤ اور دین اسلام کی تبلیغ کرو۔ حضرت زین العابدینؒ اِس حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے سرزمینِ ہند تشریف لائے۔ ملتان کے قریب بستی سہ کوٹ میں قیام فرمایا سہ کوٹ آج کل سردر شاہ کوٹ کے نام سے مشہور ہے۔

سفارت جمہوری اسلامی ایران اسلام آباد اپنی تحقیق میراث جاوداں صفحہ نمبر 597 میں ملتان کے حوالے سے یوں رقمطراز ہے کہ خراسان اور قدیم مشرقی ایران کو پاکستان کے اس حصے سے بہت سے فوائد حاصل تھے اس وجہ سے یہاں پر بہت سے نیک اور پاکباز خاندان آباد ہوئے جن میں گردیزی سید اور قریشی جو خوارزم سے آئے تھے مشہور ہیں ان خاندانوں سے

Marfat.com

بہاؤالدین زکریا مشہور درویش تھے اس عرصہ کے دوران سبزوار کے پیر شمس تبریز اور کاشان کے قاضیؒ قطب الدین ملتان آئے اس وقت بابا فرید شکر گنج پاک پتن میں مقیم تھے خواجہ قطب الدین بختیار کا کی ملتان سے گزر کر دہلی گئے اور سید جلال جو دیگر بہت سے خاندانوں کے روحانی رہنما ہیں ملتان سے مظفر گڑھ پھر بہاولپور سے ہوتے ہوئے اوچ شریف آئے سلطان سخی سرورؒ کے والد بخارا سے ہجرت کر کے ضلع ملتان کے شہر ''ساکت'' آئے۔ ان عظیم شخصیات نے اسلام کی خاطر گراں قدر خدمات سرانجام دیں فارسی زبان ان کے دور میں اپنے عروج پر تھی پورے برصغیر میں فارسی زبان کی اشاعت کا مرکز ملتان تھا۔ ساکت کو اب سرور شاہ کوٹ کہا جاتا ہے۔

تذکروں میں آپ کی یہاں آمد 520ھ بمطابق 1126ء لکھی ہوئی ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں روحانی پیشوا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے حکم فرمایا تھا لہٰذا حضرت زین العابدینؒ یہاں تشریف لے آئے۔

میراث جاوداں کی تحریر سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ حضرت سخی سرورؒ کے جد اعلیٰ پاکباز خاندان اور علمی ورثہ کے مالک تھے ان کی پاکبازی کے ملتان کے مشہور خاندان بھی معترف تھے۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی عزت عوام علماء، بزرگان اور حکمرانوں کی نگاہ میں یکساں تھی۔

آپ کے تقوٰی، اخلاقِ حسنہ، سے متاثر ہو کر شاہکوٹ کا نمبردار پیراہان آپ کے حلقہ ارادات میں آ گیا۔ اس نے ایک مسجد بنوادی جہاں آپ

Marfat.com

عبادت کیا کرتے تھے دوسال بعد آپ کی بیوی ایمنہ (فاطمہ) کا انتقال ہوگیا، اس بیوی مرحومہ کے بطن سے حضرت سخی سرورؒ اور عبدالغنی پیدا ہوئے۔ کچھ مدت بعد حضرت زین العابدین نے سرور شاہ کوٹ میں کھوکھر قوم کے ایک شخص پیراہان کی لڑکی سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے یعنی سید داؤد اور سید محمود سہرا۔ جن کے مزار سید زین العابدین کے مزار کے ساتھ سرور شاہ کوٹ میں ہیں جو کہ زیارتِ ہر خاص وعام ہیں جب کہ سید عبدالغنی کا مزار افغانستان کے شہر غزنی میں ہے۔

حضرت زین العابدینؒ کے متعلق بھی مختلف روایتیں ملتی ہیں، ایک اور روایت کے مطابق آپ کی شاہ کوٹ میں شادی سید عبدالخالق بخاری کی بیٹی بی بی عائشہ سے ہوئی، سید احمد اور سید عبدالغنی اس کے بطن سے پیدا ہوئے، یہاں آپ کا ذریعہ روزگار کھیتی باڑی تھا اور ساتھ ہی بھیڑ بکریاں بھی پالی ہوئی تھیں، تذکروں کے مطابق آپ کی یاد میں یکم ہاڑ سے 29 ہاڑ تک پورا ایک مہینہ میلا لگتا ہے دوآبہ کا سنگ آتا ہے۔ چھ کنویں خانقاہ کے لیئے وقف ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دربار پر تیل اور چھوٹے چھوٹے تکیوں کے چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں کئی من تیل ہر وقت موجود رہتا ہے اور ایرانی قالینوں کی طرز کے زربفت اور گوٹہ کناری سے نقش ونگار اور مختلف خوبصورت رنگوں کے تکیے لٹکتے رہتے ہیں، زائرین ایک خاص قسم کا روحانی لطف حاصل کرتے ہیں، کیف وسرور اور وجدانی لذت سے اپنی روحانیت میں اضافہ کرتے ہیں دربار

Marfat.com

پر عام طور پر لوگ ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک کھتری ہندو نے اُس وقت کے ایک لاکھ روپے خرچ کر کے روضہ بنوایا تھا۔ غیر مسلموں کو آپ سے کتنی محبت تھی؟ اس کا اندازہ آپ اِس بات سے لگا سکتے ہیں۔

Marfat.com

معاشرتی حالات اور حضرتؒ کا طرز زندگی

ولادت باسعادت۔

سید احمد سلطان ذی الحج 511ھ کو سوموار والے دن پیدا ہوئے۔
ص4 سوانح عمری سخی سرورؒ (خلیفہ علی محمد ولد صالح محمد) جبکہ دلبر مولائی کی کتاب وسیبی سخن ور جلد اص 23 میں اکرم قریشی کے حوالے سے رقم ہے کہ آپ بروز پیر 524ء شاہ کوٹ میں پیدا ہوئے، 53 سال کی عمر میں شہادت پائی اور تاریخ شہادت 24 رجب 577ء ہے۔

القاب:۔

اصل نام سید احمد سلطان ہے جبکہ درج ذیل القاب سے مشہور ہیں۔سخی سرورؒ لکھ داتا، لعلانوالا، روہیانوالا، پیر خانو، اور پیر کانو وغیرہ بعض القاب کی وجہ شہرت اس طرح بیان کی جاتی ہے۔

فقر و قناعت

کھلے دل کے مالک اور روشن خیال ولی تھے، جو کچھ بھی ہاتھ آتا، وہ آپ کی جیب میں نہیں جاتا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے حقداروں پر خرچ

Marfat.com

ہوتا تھا، آپ تو ایسے سخی تھے کہ سب کچھ راہِ خدا میں تقسیم کر دیتے تھے۔ یہ روایت مشہور ہے کہ شادی کے موقع پر جو جہیز ملا تھا، وہ بہت زیادہ تھا، اپنی اس دولت مند بیوی سے اجازت لے کر یہ جہیز قُربۃً الی اللہ کی نیت سے مفلوک الحال لوگوں میں بانٹ دیا، اس انداز قربانی نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے جہیز اور قربانی کی یاد تازہ کر دی، جس کے سارے مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی اجازت سے اسلام پر خرچ کر دیا تھا۔ حاکم ملتان کی بیٹی تھی، جہیز میں رنگ برنگے ملبوسات، قیمتی اشیاء، سونے چاندی کے زیور وغیرہ اور دیگر وزراء کی طرف سے بادشاہ کی بیٹی کو قیمتی عطیات اور بے شمار تحائف ملے تھے۔

آپ ولی کامل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے، ولی اور بزرگ دولت سے کب محبت کرتے ہیں؟ لہٰذا اِن کے در پر جو بھی مراد لے کر آیا بامراد ہو کر واپس گیا، آپ کے دروازے ہر مذہب و ملت کے افراد کے لئے کھلے تھے، آپ فرقہ پرست، قوم پرست، انسان پرست اور علاقہ پرست نہ تھے، بلکہ خدمتِ انسانیت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے ماننے والوں میں ہندو، سکھ پہرائیں، سلطانی سکھ، عیسائی اور مسلمان وغیرہ سب شامل تھے۔ ایک دن سید احمد سلطان رحمتہ اللہ علیہ پیلوں کے درخت کے نیچے عبادت کے لیے جا رہے تھے، راستے میں ایک اجنبی فرد سے ملاقات ہوئی اُس نے عرض کیا کہ آپ اپنا تعارف کرا دیجئے، آپ نے فرمایا کہ میرا نام احمد سلطان ہے، اُس اجنبی شخص نے التجا کی کہ میں دہلی کا رہنے والا ہوں آپ کی

سخاوت کا شُہرہ اسن کر حاضر ہوا ہوں، مجھے ایک لاکھ روپے کی سخت ضرورت ہے، مہربانی فرما کر میری امداد فرما دیجیئے آپ نے اسے بیٹھنے کو کہا اور فرمایا کہ میرے واپس آنے تک انتظار کیجیئے آپ اپنی عبادت میں مصروف ہو گئے اِسی دوران ایک مرید سید احمد سلطان سے شرف ملاقات کی غرض سے حاضر ہوتا ہے تو پہلے اُس دہلی کے مسافر سے ملاقات ہو جاتی ہے، احوال پُرسی پر اُس کے آنے کے مقصد سے آگاہی ہوتی ہے لہٰذا اُس کی حاجت کو پورا کرتے ہوئے ایک لاکھ روپے اسے عنایت کر دیتا ہے جس کی بنا پر ''سید احمد سلطان'' ہمیشہ کے لیے سخی سرورؒ کے نام سے شہرت پا گئے اور پوری دنیا میں متعارف ہو گئے، ''لکھ داتا'' بھی اِسی وجہ سے کہا جاتا ہے، اور ''لکھی خان'' بھی پکارے جاتے ہیں۔

پہرائیں قوم کے لوگ اپنے مرشد سید احمد سلطان کو لعلانوالا کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ اپنے گیتوں میں اسی نام سے پکارے جاتے ہیں

پٹھان لوگ آپ کو پیر خانو یا پیر کانو کہتے ہیں۔ آپ سے توسل اور آپ کی یاد کے لیے پشاور میں ''میلا'' لگاتے ہیں اور یہ میلا ''علموں والا میلا'' مشہور ہے۔

خانگی حالات

اپنے والد حضرت زین العابدینؒ سے فیض ربانی حاصل کیا، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے لاہور کے عالم فاضل جناب مولانا محمد سید اسحاق سے علوم شریعہ حاصل کیے تھے۔ واپسی پر انبیاء کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کچھ عرصہ بکریاں بھی چرائیں، سرور شاہ کوٹ کا نمبردار پیراہان اپنی زرعی بچت سے زکواۃ وعشر نکال کر آپ کی خدمت میں پیش کرتا تھا لہٰذا آپ وہ ساری رقم فقراء، غرباء یتامیٰ، بیوگان اور محتاجوں میں بانٹ دیا کرتے تھے۔

پیراہان کی ایک بیٹی سید زین العابدین کو بیاہی گئی تھی جبکہ دوسری کھوکھر خاندان کو نمبردار کی وفات کے بعد خالہ زاد بھائیوں نے زمینوں اور جائیداد کا جھگڑا کھڑا کر دیا، اچھی اور زرخیز زمین خود لے لیں اور اُن پر قبضہ جما لیا جبکہ بنجر اور غیر آباد زمینیں سید احمد سلطان کو دے دیں آپ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے یہ زمینیں نہ صرف زرخیز ہو گئیں بلکہ پیداوار بھی زیادہ

Marfat.com

ذینے لگیں۔ لیکن خالا زاد بھائیوں میں حسد کی آگ لگی ہوئی تھی، وہ ایک سید اور ولی کی فیاضی سخاوت، کرامت کو پسند نہ کرتے تھے بلکہ ان کے اذہان جاگیردارنہ مزاج کے حامل تھے اُن کی نگاہیں ''رب چاہی'' زندگی کی بجائے ''من چاہی'' زندگی پر مرکوز تھیں لہٰذا سادات کی ترقی کھوکھروں کو ناپسند تھی بلا وجہ مفت میں یہ لوگ آپ کے مخالف ہو گئے، معاملہ بادشاہِ وقت کی عدالت عالیہ میں جا پہنچا، انصاف ہونا تھا جو ہوا لہٰذا کھوکھر مقدمہ ہار گئے، مگر اندر کا بغض اور حسد معاملے کو کب ٹھنڈا کرنے والا تھا۔ حسد کی آگ میں جلنے والے یہ لوگ آپ کیلئے مصائب و تکالیف پیدا کرتے رہتے تھے۔

سفر

یکے بعد دیگرے والدہ، والد اور بھائیوں و عزیز و اقارب کی اموات اور ادھر رشتہ دار کھوکھروں کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں، آپ کے لئے پریشانیاں اور نت نئے مسائل کھڑے کر رہی تھیں لہذا پیرانِ پیر کی نگری بغداد میں تشریف لے گئے تا کہ علاقائی و ذاتی مسائل پس پشت چلے جائیں اور پیران پیرؒ سے بھی فیض حاصل کیا جائے۔ اور ایک نئے ماحول میں سانسیں لے کر پرسکون عبادت و ریاضت کی جائے اور زندگی کے کچھ ایام کربلا و نجف میں بھی گزارے جائیں۔

”پیرانِ پیر دستگیر حضرت عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت سخی سرورؒ“

تذکروں میں بھی روایتیں مختلف ملتی ہیں اور لوگوں کی سینہ بہ سینہ چلنے والی باتیں بھی مختلف بیان کی جاتی ہیں، اِن سب کا خلاصہ اِس طرح بنتا ہے کہ آپ نے بغداد میں حضرت عبدالقادر جیلانی سے کسبِ فیض حاصل کیا یہ روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت سخی سرور رشتہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی کے خالہ زاد بھائی بھی تھے۔ آپ قادریہ کے حلقہ ارادت میں آ گئے، خلقہ خلافت بھی حاصل کیا اور پھر اِسی سلسلہ قادریہ کے پرچارک بن کر برصغیر لوٹے مگر آپ نے اپنے بعد اپنا کوئی خلیفہ یا وصیت وغیرہ نہیں چھوڑی ایک نظریہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے آپ تو اولادِ علیؑ تھے، تعلیماتِ جعفر صادقؑ سے شغف تھا لہٰذا ساری زندگی قرآن و حدیث و نہج البلاغہ کی تعلیمات و تبلیغات عامتہ الناس تک پہنچاتے رہے۔ اور کافی عرصہ نجفا شرف میں روضۂ مولا علی علیہ السلام کے سائے میں علوم شریعہ حاصل کرتے رہے۔

Marfat.com

کرامتیں

Marfat.com

انبیاء اپنے معجزوں سے لوگوں کو متاثر کرتے تھے ان کے سوالات اورشکوک وشبہات کو دور کر کے یقین کی سی حالت پیدا کرتے تھے اِسی طرح اولیاء اللہ بھی اپنی طاقت ولایت سے پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرماتے۔ اُن کے مسائل اور مصائب دعائیں اور کرامتیں پیش کر کے حل فرماتے تھے۔ یہاں کچھ کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو حضرت سخی سرورؒ سے منسوب کی جاتی ہیں۔

پتھر پر لکیر

خلیفہ علی محمد کھلنگ مجاور کے تذکرے (صفحہ ٦) میں رقم ہے کہ حضرت پیرانِ پیر نے سخی سرورؒ کو بغداد شہر کا قاضی مقرر کر دیا اور تمام احکام بموجب شرع شریف کے صادر فرماتے تھے اور راگ رنگ کا سننا سنانا بالکل منع فرماتے رہے تھوڑی مدت کے بعد خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ بغداد میں خدمتِ پیر دستگیر میں حاضر ہوئے خواجہ صاحب بغیر راگ رنگ وقوالی کے کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ خادمان پیر دستگیر کے لنگر سے کھانا لائے اور جناب خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر کیا، خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ کھانا بے نمک ہے۔ بغیر سنے قوالی کے ہم کو بھوک نہیں لگے گی، کھانا واپس لے جاؤ خادمان کھانا واپس لے گئے اور تمام تذکرہ جناب پیر دستگیر کی خدمت میں عرض کیا پھر آپ جناب پیرانِ پیر نے خود آ کر فرمایا کہ اس جگہ ایک بزرگ سید احمد جو اس شہر کے قاضی مقرر ہیں، قوالی وگانے بجانے پر سخت ناراض ہوتے ہیں جناب خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تھوڑا تھوڑا اس کمرے میں سنو اور میں خود ہی دروازہ پر نگہداری کی خاطر کھڑا ہوں، ان صاحبان نے قوالی اور راگ سننا شروع فرمایا، اتنے میں

جناب سید احمد کے کان میں آواز پہنچی، یکا یک اس موقع پر آ گئے اور کہا کہ کون شخص ہے جو غیر شرع کام کر رہا ہے۔ جناب پیرانِ پیر نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کا میں خود دربان ہوں اور نگاہداری کے لئے کھڑا ہوں یہ بات سنتے ہی بوجہ ناراضگی سید احمد صاحب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے یہ سب باتیں خواجہ صاحب کے کان سے گزریں اور فرمایا کہ ہم تو اپنے خداوند کریم کو یاد کر رہے ہیں اور دیدار حاصل کر رہے ہیں آپ اس کو بت پرستی سمجھتے ہیں اور خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے اس کام پر کرامت سے دیکھا ہے اور نا خوش ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کے مزار میں راگ رنگ ڈھول بجتا رہے گا۔ پھر بوجہ ناراضگی سید احمد صاحب کے دھن مبارک سے نکلا کہ قیامت تک آپ کے مزار مبارک پر سونے چاندی کے ڈھیر لگے رہیں گے کیونکہ خواجہ صاحب کو سونا چاندی سے نفرت تھی دونوں بزرگوں کے فرمان پتھر پر لکیر ثابت ہوئے اتنے میں پیر دستگیر نے اپنا عصاء مبارک زمین پر مارا اور انہیں چپ کرا دیا۔

اس روایت میں تین بزرگوں کو اس انداز سے دکھایا گیا ہے کہ وہ احکام الٰہی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کی بجائے جذبات میں آ کر ایک دوسرے کو غیر شرعی باتوں میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں اور بد دعائیں دے رہے ہیں اور وہ بد دعائیں کرامت بن کر آج بھی موجود ہیں حالانکہ عقل تسلیم نہیں کرتی اولیاء اللہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کوئی بات ہٹ کر کریں

، جبکہ یہ تینوں ہستیاں تو معرفت و بزرگی میں پہنچی ہوئی ہستیاں ہیں، میرے خیال میں کسی غیر ذمہ دار اور ان پڑھ فرد کی گھڑی ہوئی کہانی ہے جبکہ اولیاء اللہ ہمیشہ اسلام کے پرچارک رہے ہیں، اس قسم کی منفی کرامتیں اُن سے منسوب کرنا نامناسب ہے، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "گانا زنا سے بدتر ہے" ایک ولی کامل تعلیماتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے روگردانی کر سکتا ہے؟

احادیث پیغمبر اور احکام خداوندی کو پسِ پشت ڈال کر غیر شرعی باتوں کو بطور کرامت پیش کرنا ناممکن دکھائی دیتا ہے اس واقعہ سمیت اور بھی بہت سی سنی سنائی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن کے صحیح ہونے میں شک سا پڑتا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے۔

Marfat.com

ولیِ کامل سے فیض

مقامی پروفیسر اللہ وسایا جعفر نے دوسری روایت اس طرح بیان کی ہے حاکم نے حضرت سخی سرورؒ کو قاضی مقرر کرنے کا خیال ظاہر کیا اور آپ کو دعوت دی مگر سید احمد سلطانؒ نے کچھ شرائط رکھیں کہ درمیان مین جو چھوٹے ملازمین ہیں ان کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ سب کے سب رشوت کا سب سے بڑا سبب ہیں دوسری شرط ہے کہ ساز و گانا بند ہو جبکہ بادشاہ گانے بڑے شوق سے سنتا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ ملازمین کی برطرفی کے لیے تو سوچا جا سکتا ہے اور اس پر عمل بھی کیا جا سکتا ہے مگر ساز و گانا بند نہیں ہو گا کیونکہ میں مولانا روم کا مرید ہوں جبکہ وہ قوالی و گانا شوق سے سنتے ہیں۔ آخر کار یہ معاملہ مولانا روم تک جا پہنچا مولانا روم نے فرمایا کہ میں یہ علاقہ چھوڑ دیتا ہوں مگر آپ ولیِ کامل حضرت سخی سرور سے ضرور فیض یاب ہوں اور ان کی روحانی و دینی خدمات سے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔

Marfat.com

دیگر اولیاء اللہ اور حضرت سخی سرورؒ

تذکروں مین یہ بات موجود ہے کہ آپ نے جہاں پیرانِ پیر سے کسبِ فیض پایا ہے وہیں آپ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے بھی روحانی طور پر منسلک تھے کہا جاتا ہے کہ شیخ الشیوخ صاحب نے بھی آپ کو خرقۂ خلافت عطا کیا تھا، لیکن اس بات پر سارے تزکرہ نگار متفق ہیں کہ آپ نے اپنے پیچھے کوئی خلیفہ مقرر نہیں کیا، اور نہ ہی اپنی حیاتی میں کسی خاص مسلک کا پرچار کیا۔

اولیاء اللہ آپس میں بھی مربوط رہا کرتے تھے، حسبِ ضرورت ایک دوسرے سے فیض یاب بھی ہوتے رہے لہٰذا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خواجہ مودود چشتی سے بھی سخی سرورؒ صاحب نے خرقۂ خلافت حاصل کیا اور صحبت سے فیض اُٹھایا خزینتہ اولیاء جلد اول ص 90 میں درج ہے کہ چشتی صاحب کی بعیت کے بعد آپ میں اتنی اہلیت اور صلاحیت پیدا ہوگئی آپ غائب ہستیوں اور حضرتِ خضر علیہ السلام سے گفتگو کر سکتے تھے، قطب ابدال، اور اوتاد میں سے جسے چاہتے اپنے پاس بلا لیتے تھے کامل ولی بن گئے اور مختلف کرامتیں بھی آپ سے ظہور پزیر ہوتی رہیں'' خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

Marfat.com

حیاتی سے نا اُمیدی.......؟

علی محمد مجاور کہتے ہیں کہ آپ سوہدرا میں قیام پذیر تھے، وہاں کے ایک صاحبِ چشت فرد جناب عمر بخش مقدم کو سخت بیماری تھی جو اس کے علاج معالجہ سے تمام حکماء دستبردار ہو گئے اور وہ اپنی حیاتی سے نا اُمید ہو گیا اور جناب سخی سرورؒ کی خدمت میں اس کے وارث آئے اور اس کی بیماری کا ماجرا بیان کیا۔ حضرت سخی سرورؒ نے خاک اُٹھا کر اس کے حوالے کی اور فرمایا کہ بیمار کو کھلاؤ، اللہ تعالیٰ شفاء دے گا انہوں نے حکم کی اطاعت کی، اس خاک کی برکت سے ایمان و ایقان میں اضافہ ہوا جناب عمر بخش مقدم اُس بیماری جان لیوا سے شفایاب ہو گئے۔

لنگڑا اونٹ

قندھار کا سوداگر عیسیٰ خان کوہ سلیمان کے اس درے سے دہلی کاروباری قافلے لے جایا کرتا تھا۔ایک دن سخی کی جال کے نزدیک سامان اُتروایا اور اپنے اونٹوں کو چرنے کے لیے پہاڑوں میں چھوڑ دیا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک اونٹ کا پاؤں پھسل گیا، اس کے گرنے سے اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جب رات ہوگئی تو عیسیٰ خان نے تمام ملازمین کو روانہ کردیا اور خود اپنے مال اسباب کا نگہبان بن کر بیٹھا رہا اور نوکروں سے کہا کہ تم دریائے سندھ کے کنارے پر جا کر قیام کرو ایک نوکر اور ایک شتر واپس بھیج دینا، یہ ہدایتیں کر کے انہیں رخصت کر دیا کچھ وقت کے بعد عیسیٰ خان نے دیکھا کہ ککی گھوڑی پر ایک شخص ظاہر ہوا اور جال تک آ پہنچا اور عیسیٰ خان سے احوال پرسی اور علیک سلیک کی عیسیٰ کا تعارف ہوا اس کو دہلی، آگرہ اور ملتان کی تجارت کا احوال آپ تک پہنچا، اس وقت اپنے ٹھہرنے کا سبب بھی سخی سرورؒ کو بتایا کہ اونٹ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور میں سامان کی حفاظت کے لئے بیٹھا ہوں، حضرت سخی سرورؒ گھوڑی سے اُترے اور دعا مانگی، اللہ کے فضل سے اونٹ تندرست ہوگیا، آپ نے سوداگر کو سامان لدوا کر روانہ کردیا تجارت سے فارغ ہو کر واپسی پر وہ حضرت کی خدمت میں پیش ہوا اور آپؒ کی خدمت میں کچھ نذرانہ اور تحائف پیش کیے آپ نے فرمایا ہمیں دولت کی ضرورت نہیں اگر تو

ہمارے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے تو جب تو دہلی جائے تو وہاں شہر کے باہر تین افراد جنگل میں پڑے ہیں جن کو چھوت کا مرض لاحق ہے ان کا جسم گل چکا ہے اُن کو یہاں میرے پاس لے آ۔ عیسیٰ سوداگر جب وہاں پہنچا تو ان افراد کو تلاش کیا اور پتہ بتا کر سخی سرورؒ کے پاس بھجوا دیا، وہ یہاں پہنچے آپ کی دعائے خاص سے تینوں افراد اپنی اپنی بیماریوں سے شفایاب ہو گئے۔ اور آپ کے خادم بن کر یہیں رہ گئے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ مجاور برادری ان افراد کی اولاد ہیں جبکہ دوسرے اُن تین ساتھیوں کا کہتے ہیں جو آپ کے اصحاب کے نام سے مشہور ہیں۔ میاں نور، میاں اسحاق، عثمان علی یہی لوگ دہلی سے آئے تھے۔ تینوں مذکورہ بیماریوں میں مبتلا تھے۔ سخی سرورؒ انہیں اندر پہاڑ ندی لے گئے، ندی کی ایک مخصوص جگہ پر اپنا نیزا مارا جس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، ان کی بیماریاں جاتی رہیں۔ چشمے کی جگہ کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ ارد گرد پانی کی گہرائی 200 فٹ ہے جبکہ چشمے والی جگہ پر چند فٹ کھودنے سے پانی نکل آتا ہے۔ اسی چشمے کے پانی سے ان تینوں کو نہلانے کا حکم ملا۔ وہ تینوں اس چشمے کے پانی سے نہانے کے بعد تندرست ہو گئے آج بھی جس شخص کو کوئی جسمانی بیماری ہوتی ہے اس چشمے کے پانی سے نہاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔

یہ چشمہ حضرت سخی سرور کی کرامتوں میں سے ایک ہمیشہ رہنے والی کرامت کے طور پر لوگوں کے ذہن میں نقش ہے۔

Marfat.com

بیٹا واپس آ گیا

دھونکل میں آپ قیام پزیر تھے وہاں کا مقامی نمبردار ''جوندہ'' آپ کے پاس حاضر ہوااور عرض گزار ہوا، دعا کے لیئے التجا کی کہ میرا بیٹا گم ہو گیا، وہ بازیاب ہو جائے، آپ نے خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا کی، نمبردار کو تسلی دی اور فرمایا کہ اطمینان ن رکھو انشااللہ آپ کا بیٹا واپس آجائے گا، اللہ تعالٰی کے کرم خاص سے وہ اُسی دن شام کو واپس گھر آ گیا۔ حضرت سخی سرور کے اس دعا کی برکت سے لوگ متاثر ہوئے اور کافی لوگ آپ کی وجہ سے مسلمان ہوئے اور وہاں پر اشاعت اسلام کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

کینسر کا خاتمہ

ماسٹر تاج محمد ساکن گوجرہ چک 372 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا کو کینسر ہو گیا تھا۔ علاج کرا کرا کے تھک چکے تھے اور ڈاکٹروں نے آخر کار لاعلاج قرار دے دیا۔ اور ساتھ یہ بھی مشورہ دیا کہ متاثرہ بازو بھی کاٹنا پڑے گا..... مگر وہ اپنے بزرگ کو حضرت سخی سرورؒ کے مزار پر لے آئے، قبر اطہر سے بازو مَس کیا اور دعائیں مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے اُن کی بیماری جاتی رہی اور وہ صحت یاب ہو کر گھر واپس گیا۔ اُس نے ''سدابرت'' کی جو منت مانی تھی، اس کی دیگیں پکا کر آج بھی اس کا خاندان غرباء و مساکین میں تقسیم کرتا رہتا ہے۔ یہ لوگ سالانہ ''ختم'' پڑھواتے ہیں اور استعمال کے برتن حضرت سخی سرورؒ کی خوشنودی کی خاطر لوگوں کو مفت فراہم کرتے ہیں یعنی انکا کرایہ وغیرہ وصول نہیں کرتے اور اس خاندان کے افراد ہر سال اپنے گاؤں میں حضرت سخی سرورؒ کا میلہ بھی کراتے ہیں۔

Marfat.com

جٹی دانی کی کہانی

لانڈ یکہ تحصیل موگا فیروز پور (بھارت) کا ایک قصبہ یہاں کے لوگ حضرت سخی سرورؒ کے بڑے عقیدت مند تھے۔ دانی جٹی بھی یہاں کی رہائشی تھی۔ وہ بھی آپ کی عقیدت مند تھی وہ خود بھی آپ کی دعاؤں سے پیدا ہوئی تھی اس کی شادی ایک ایسے گھرانہ میں ہوئی جو دل سے حضرت سخی سرورؒ کی عظمت کا قائل نہ تھا مگر دانی جٹی کا شوہر اجاگر سنگھ اپنی بیوی کو تہہ دل سے چاہتا تھا اور وہ اپنی بیوی کو اس کی عقیدت سے منع نہ کرتا تھا جبکہ دانی جٹی کی ساس کو یہ اچھا نہیں لگتا تھا کہ دانی اس طرح کھلے عام حضرت کے دربار پر جائے اور نظر اور نظر نیاز تقسیم کرے ساس بہو کے اس اختلاف نے ساس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی کہ حضرت سخی سرورؒ کی وجہ سے دانی نے اس کے بیٹے کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اندر اندر وہ جلتی رہتی تھی اور اپنے بیٹے کی دوسری شادی کرنے کی سازش تیار کرنے لگی کیونکہ شادی کے دس سال بعد تک بھی دانی کی گود دہری نہ ہو سکی۔ دانی نے حضرت سخی سرور کے نام کی منت مانی کہ وہ دربار کی زیارت کرے گی اور 21 مہروں کا چڑھاوا چڑھائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سخی سرورؒ کے طفیل اس کی دعا قبول کر لی۔ ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ دانی نے منت ادا کرنے کیلئے اپنے شوہر اجاگر سنگھ کو دربار پر حاضری کیلئے آمادہ کیا جب یہ دربار پر

Marfat.com

آنے کے لیے تیار ہوئے تو اجاگر سنگھ کی والدہ نے اجاگر سنگھ کو گمراہ کر دیا کہ وہ بزرگ کونسا دیکھ رہا ہے تو چند مہریں دربار پر چڑھا دینا باقی واپس لے آنا دانی جٹی اور اس کا شوہر جب دربار پر حاضری کے لیے آئے تو اجاگر سنگھ نے اپنی ماں کے مشورہ کے مطابق کچھ مہریں اپنے پاس بچالیں پوری منت ادا نہ کی کرنا خدا کا کیا ہوا کہ بچہ وہاں فوت ہو گیا۔ دانی کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور اپنے حواس قائم کر کے سخی سرورؒ کی طرف متوجہ ہوئی اسے محسوس ہوا کہ کہیں اُن سے غلطی ہوئی ہے اس نے اس کا ذکر اپنے شوہر اجاگر سنگھ سے کیا تو اس نے تسلیم کیا کہ غلطی مجھ سے ہوئی ہے کہ میں نے 21 کی بجائے 7 مہریں چڑھاوا چڑھایا اور 14 اپنے پاس چھپائی ہیں (ایک مہر ایک تولہ چاندی کے سکہ کو کہتے ہیں)

دونوں میاں بیوی نے توبہ کی اور اپنی غلطی کی معافی مانگی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے کو دوبارہ زندہ کر دیا انہوں خلوص سے منت ادا کی آج دانی جٹی کی اولاد احمد سلطان کی نسبت سے سلطانی جٹ کہلاتے ہیں یہ لوگ تعداد کے لحاظ سے گجر قوم کے بعد سب سے زیادہ نفری میں سخی سرورؒ کے عقیدت مند ہیں۔ اس واقعہ کا آج بھی عوام الناس پر اثر ہے کہ سخی سرور کے دربار پر مانی گئی منت ہر حال میں ادا کرنی ہوتی ہے اس واقعہ کی پوری دنیا میں آڈیو، وڈیو فلم کے ذریعے تشہیر کی جاری ہے جسے لوگ شوق سے دیکھتے ہیں۔

Marfat.com

دیگ کی کہانی

بزرگ مجاور سینہ بہ سینہ آنے والی یہ کہانی اس طرح سناتے ہیں۔

جب سے حضرت سید احمد سلطان نے کوہ سلیمان میں اپنا قیام وبسیرا کیا تو جنوں نے شرارتیں شروع کر دیں حتیٰ کہ آپ کو تنگ کرنے لگے، ایک مرتبہ حضرت سخی سرورؒ پہاڑ کی غار میں مصروف عبادت تھے تو اِن جنوں نے آپ کی ظاہرہ زندگی کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا لہٰذا پہاڑ کا ایک حصہ توڑ کر آپ پر گرانے کی کوشش کی مگر آپ نے اپنے روحانی اور نورانی زور سے ہاتھ کے پنجے سے پہاڑ کے اس ٹکڑے کو روک دیا، پنجے کا نشان آج بھی باقی ہے لہٰذا جنوں نے جب آپ کی بزرگی اور روحانی طاقت دیکھی تو مرعوب ہو گئے۔ اُن کا چیف ''بھیروں دیو'' آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ کو حضرت سلیمان نبی کے دور کے دو تحفے عنایت فرمائے ایک یہی بڑی دیگ تھی اور دوسرا عصاء، اِن جنوں کو 12 میل شمال کی طرف ٹاہلیوں والے مقام میں قید کیا گیا ان کی تعداد سوا لاکھ تھی، سخی سرورؒ نے فرمایا کہ تم یہاں آبادی میں نہ آنا آپ کی ضرورت وہیں پوری کی جائے گی، آج بھی کئی مجاور وہاں جا کر بکرے وغیرہ ذبح کراتے ہیں، جبکہ دوسری روایت اس طرح

بیان کی جاتی ہے کہ لاہور کا ایک ہندو جو انتہائی غریب تھا اُس نے اپنی معیشت

Marfat.com

کی مضبوطی کے لیے نذر مانی اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ شخص لکھ پتی سے لکھ پتی ہو گیا اور لکھپت کے نام سے شہرت پائی اور مختلف دھاتوں کو شامل کر کے ایک اعلیٰ قسم کے فولاد سے یہ دیگ بنوائی اور یہاں رکھوادی اس دیگ میں ایک سو من غلہ خیرات پکائی جاتی ہے، 22 رجب کو یہ تبرک لینے کے لیے دور دور سے لوگ شریک ہوتے ہیں اس کے لنگر کا انتظام یہاں کے مجاور خود کرتے ہیں اور موجودہ انتظام خلیفہ اللہ بخش، حاجی محمد موچی، سید عطا محمد شاہ، حامد علی، نیاز حسین اور دیگر مجاوران مل کر کرتے ہیں[4] اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسی لکھپت رائے نے سخی سرورؒ کے پیچھے والی سیڑھیاں بھی بنوائی تھی اور البتہ بعض لوگ بابر بادشاہ کا ہی کارنامہ سمجھتے ہیں۔ محکمہ اوقاف نے دربار میں تعمیر نو کا کام کیا اور اس دیگ کو اکھاڑا گیا، کہتے ہیں کہ مرمت کے لیے گوجرانولہ جیسے صنعتی شہر میں لایا گیا مگر مرمت نہ ہو سکی بلکہ یہیں سخی سرور کے مقامی کاری گروں نے مناسب انداز میں دوبارہ دربار کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

اس دیگ جس میں سو من غلہ پکتا ہے معمولی سی آگ کی ضرورت ہوتی ہے چند شعلے آگ کے دینے کے بعد آگ بجھا دی جاتی ہے اور تمام مجاوران جمع ہو کر دربار پر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ عاجزی پسند آجاتی ہے اور اس دیگ کو پکا دیتا ہے۔ سخی سرور کی یہ کرامت کو دیکھنے اور لنگر حاصل کرنے کیلئے 22 رجب کو لوگ دور دور سے جوق در جوق آتے ہیں۔

Marfat.com

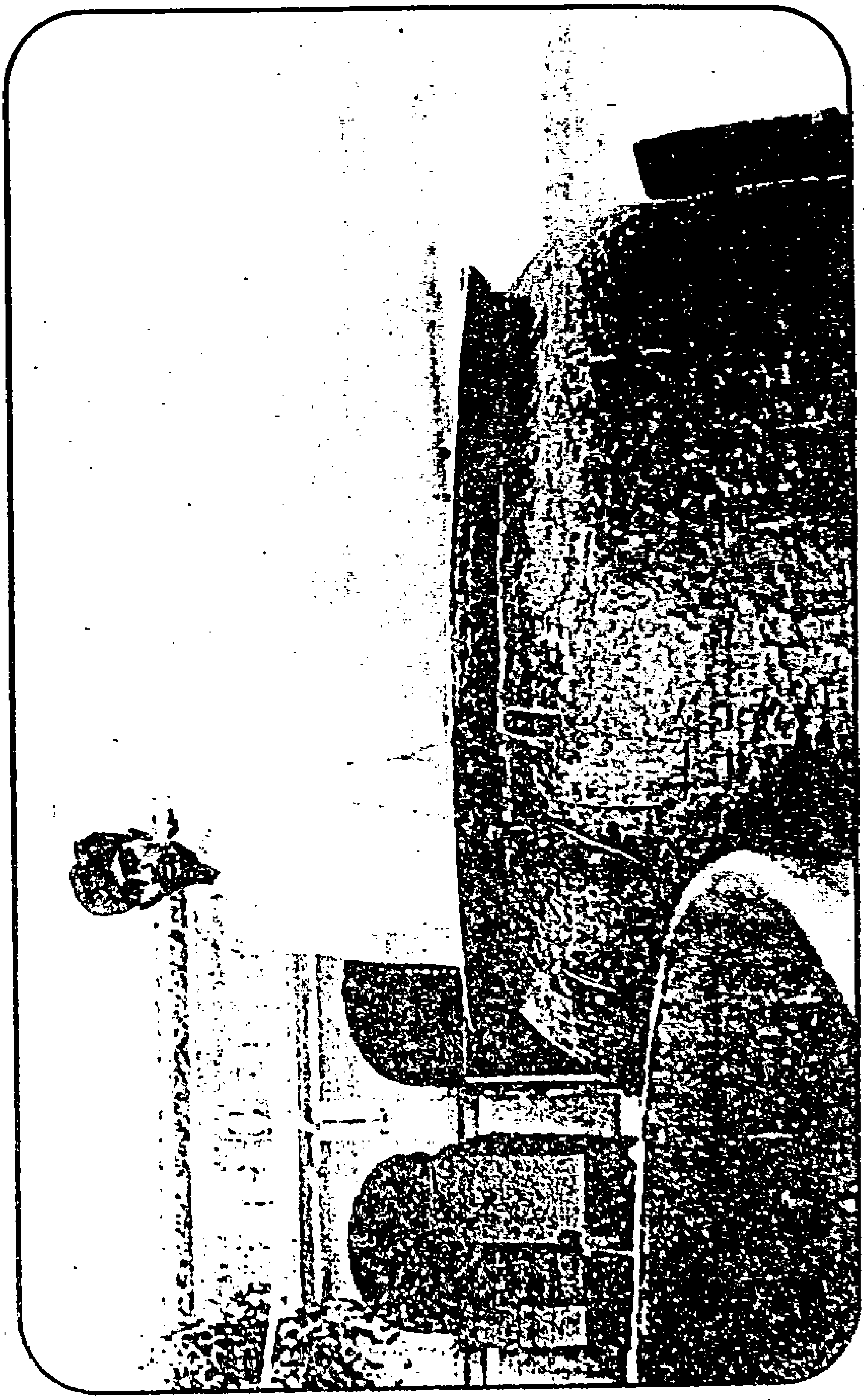

Marfat.com

"نقب" کی کہانی

ایک رات چور دربار کا نذرانہ اور قیمتی خزانہ چوری کرنے کی غرض سے آیا، اُس نے دربار کے بنے کمروں میں سے مشرقی کمرے کی پشت اپنی شمال کی طرف میں نقب لگائی اور اندر نذرانے وقیمتی جواہرات اپنے قبضے میں لئے باہر نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ آنکھوں کا نور غائب ہوگیا، بہت پریشان ہوا، دل ہی دل میں معافی مانگی، سامان رکھا اور کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نور واپس آنا شروع ہوگیا، وہ ان مراحل میں سے گزر ہی رہا تھا کہ دربار مقدس کے خدام آگئے۔اس نے انہیں دیکھتے ہوئے دوڑ لگائی حتیٰ کہ اِن اونچی سیڑھیوں میں سے نیچے ندی میں چھلانگ لگادی مگر پھر بھی محفوظ رہا اور وہ شمال کی طرف خوف کے مارے پھر پہاڑی پر چڑھ گیا اور پیچھے لوگ بھی اُس کا پیچھا کر رہے تھے، چور نے جب دیکھا کہ میں گھیرے میں آنے والا ہوں تو اُس نے پہاڑ سے نیچے ایک کھائی میں چھلانگ لگادی اور غائب ہوگیا، اور دوسرے دن پھر دربار میں حاضر ہوا خدام کے سامنے اعترافِ جرم کیا، اپنے گناہوں کی معافی اور آنکھوں والا واقعہ اور خطرناک چھلانگ سے محفوظ بچنا اُس نے سخی سرورؒ کی برکت وکرامت بتائی یہ پہاڑی آج بھی موجود ہے اور چور ٹپ کے نام سے مشہور ہے۔

Marfat.com

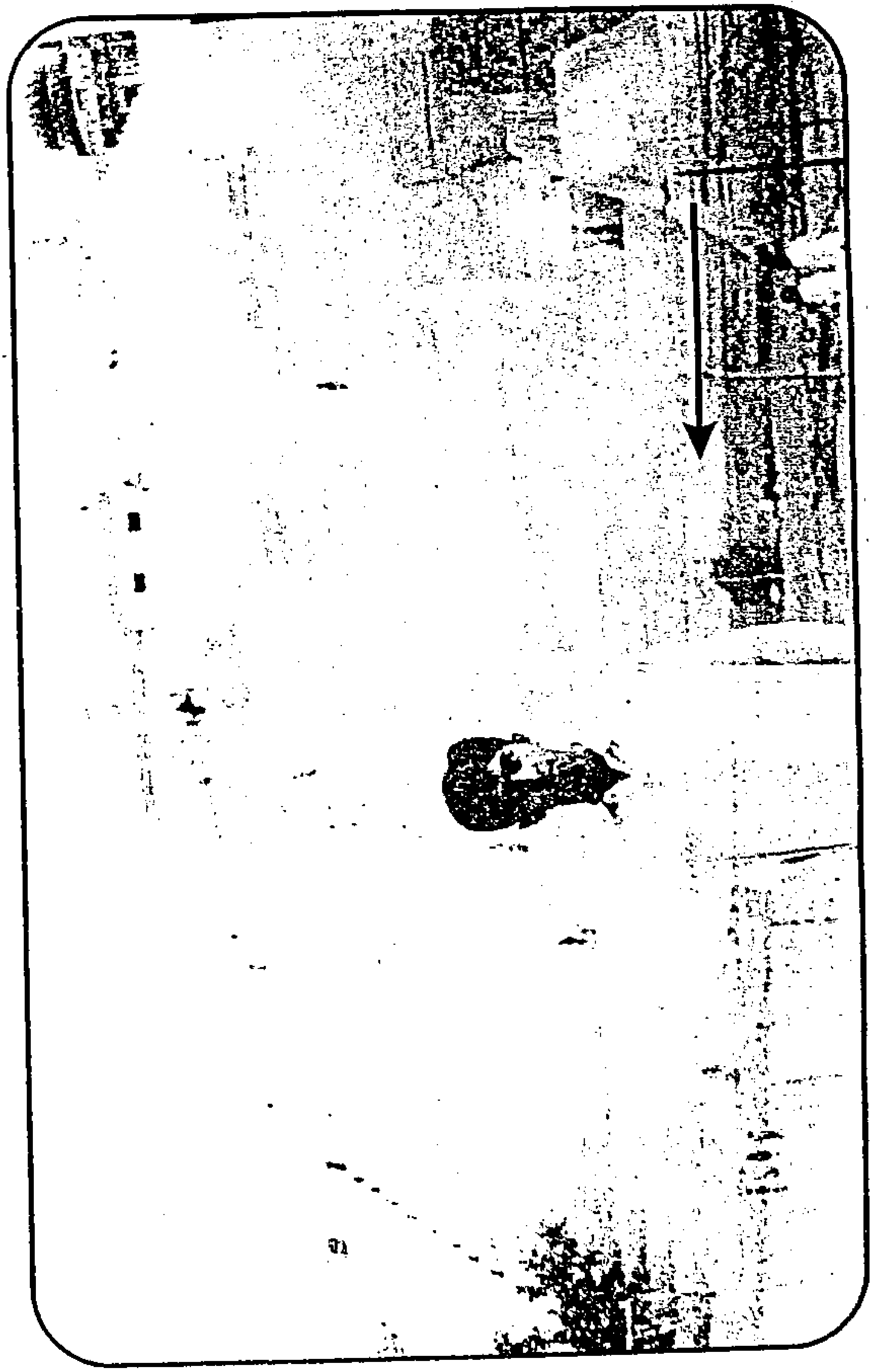

Marfat.com

برصغیر واپسی

تبلیغی مراکز

اولیاء اللہ کی صحبتوں سے فیض اُٹھانے کے بعد آپ پھر برصغیر تشریف لائے اور درج ذیل مقامات میں قیام کیا اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے، لاہور، دھونکل، سوہدرہ، رتی اور ڈیرہ غازی خان (سخی سرور) وغیرہ مشہور مقام ہیں۔

سوہدرہ

صوبہ پنجاب میں وزیر آباد کے ساتھ ایک گاؤں ہے جسے سوہدرہ کہتے ہیں، یہاں دریائے چناب کے کنارے اپنا ڈیرہ جمایا آپ کی ولایت و بزرگی کا تعارف دُور دُور تک ہو چکا تھا، لہٰذا کثرت سے لوگ آنے لگے اور روحانی فیض اور برکات سے مستفیض ہونے لگے، وہ اپنے ہمراہ لاکھوں روپے کے نذرانے بھی لاتے تھے جنہیں حضرت سخی سرور صاحب حسب عادت فقراء و غرباء میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

Marfat.com

دھونکل

گوجرانوالہ کے گاؤں دھرکل جس کا اب نیا نام دھونکل ہے میں بغرضِ تبلیغ اسلام تشریف لائے آپ کی روحانی ونورانی برکت کا یہ اثر ہوا کہ یہاں میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا، کچھ عرصہ بعد اِسی چشمے والے مقام پر کنواں تیار کیا گیا۔ ہاڑ کی پہلی سے ساون کی پہلی جمعرات تک پورا ایک ماہ میلہ لگتا ہے پورے برصغیر کے لوگ شریک ہوتے ہیں محکمہ اوقاف سے تیل سخی کے نام کا چڑھاوا 28 (اٹھائیس کنوؤں) میں تقسیم کردیا جاتا تھا۔

دھونکل حضرت سخی سرور کے حوالے سے ایک ایسا مقام ہے جہاں آپ کے حوالے سے ایک ایسا مقام ہے جہاں پر آپ کی نسبت سے چشمہ عالی شان مسجد اور یادگاری بیٹھک ہے۔ دھونکل سخی سرور کی شہرت کے لحاظ سے قصبہ سخی سرورؒ کے بعد دنیا میں دوسرا بڑا مشہور مقام ہے۔

سرور شاہ کوٹ واپسی

آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ، اولیاء کی صحبت حصولِ علم اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام میں بسر ہو چکا تھا، اور مختلف مقامات پر راہِ حق کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دے سکے یہی وجہ ہے کہ پورا برِ صغیر آپ کی کرامات و روحانیات سے متعارف ہو چکا تھا، ان دینی خدمات کے بعد آپ اپنے وطن سرور شاہ کوٹ تشریف لے آئے، آپ کی آمد سے خالہ زاد بھائیوں میں محبت ونرمی ومودت کی بجائے وہی پُرانی دشمنی پھر تازہ ہوگئی، اُن کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں ایک نیا رُخ اختیار کرنے لگیں، اِس نامناسب ماحول اور اپنوں کے اس ناروا سلوک سے آپ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اِس مقام کو خیر باد کہنے کا سوچا۔

اپنے والد حضرت زین العابدین، والدہ بی بی عائشہ کے مقبروں کی الوداعی زیارت کرنے کے بعد ایک بوجھل دل اور مغموم لہجے کے ساتھ آخری سلام کیا اور کوہ سلیمان کی طرف روانہ ہو گئے، یہ منظر وہی انداز پیش کر رہا تھا جیسے آپ کے جدِ امجد مولا حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ میں اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدۂ ماجدہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے آخری الوداع کر کے کربلا روانہ ہوئے تھے۔

آج بھی سرور شاہ کوٹ میں والدہ کے علاوہ سید محمود اور سید سہرا بھائیوں کے مقبرے بھی موجود ہیں جو زیارت گاہ ہر خاص و عام ہیں۔

Marfat.com

کوہ سلیمان میں آمد

Marfat.com

''مُقام سے سخی سرور''

خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی آپ کی ہجرت کا سبب بنی لہٰذا آپ ڈیرہ غازی خان روانہ ہو گئے اور کوہ سلیمان کے دامن میں ایک جگہ جال کے سائے میں اپنا ڈیرہ جمالیا، یہی جگہ آپ کی شہادت گاہ بھی ہے جبکہ اس کے ساتھ آپ کا مزار مقدس بنا ہوا ہے، سخی سرورؒ کے پرانے ناموں میں ''مُقام'' اور ''نگاہہ'' وغیرہ بھی مشہور ہیں، مگر سید احمد سلطان کے لقب ''سخی سرورؒ'' کی وجہ سے اب یہ مُقام اور نگاہہ کی بجائے ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اس بستی کا نام بھی ''سخی سرور'' پڑ گیا ہے۔

تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار صفحہ 55 میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان درج ہے کہ میرے فرزند جسکا نام میرے جد کے نام پر ہو گا۔ جو پہاڑوں کو زینت دے گا۔ جو کوئی میرے اس فرزند کی قبر اطہر کی زیارت کریگا اللہ اس کو حج وعمرہ کا ثواب عطا کرے گا۔

اس لیے بعض مفسرین جناب کے اس فرزند حضرت سخی سرور جن کا

Marfat.com

اصل نام احمد ہے قبر کی زیارت پر اس ثواب کے قائل ہیں۔

آپ کے نام کی مناسبت سے ڈیرہ غازیخان کی سیمنٹ فیکٹری کا نام بھی سخی سرور سیمنٹ فیکٹری رکھا گیا تھا مگر سیمنٹ کی بوری پر چھپے ہوئے کاغذ سے آپ کے نام کی بے حرمتی ہوتی تھی لہذا اس کا نام بدل کر سٹیٹ سیمنٹ رکھ دیا گیا بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک بڑی اور اہم ترین درس گاہ قائم کی جائے جس کا نام حضرت سخی سرورؒ کی نسبت سے ہو اور اس تعلیمی درس گاہ کا فیض دنیا کے لیے عام ہو۔

Marfat.com

آثار سخی سرورؒ

Marfat.com

عَلم اور جال

آپ کے مزار مقدس کے مغرب کی طرف محکمہ اوقاف کے دفاتر، امام بارگاہ اور مولا غازی عباس کی یاد ایک بہت بڑا علم لگا ہوا ہے، اس کے ساتھ ہی جال کا درخت ہے اور ایک چھوٹی کوٹھڑی بھی، کہا جاتا ہے کہ اس کوٹھڑی میں آپ کی شہادت گاہ ہے اور یہ درخت وہی ہے جس کے سائے میں آپ بیٹھا کرتے تھے اور لوگوں کی زبانی یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت سید احمد سلطان اور آپ کا بیٹا سراج الدین، اس جگہ شہید ہوئے تھے، ان ہستیوں کی شہادت کے بعد حضرت سخی سرورؒ کی بیوی حضرت عائشہ نے بارگاہ ایزدی سے دعا مانگی کہ اے مالک کائنات نامحرم ہاتھ مجھ تک نہ پہنچیں لہذا زمین پھٹ گئی اور آپ ہمیشہ کے لیے غائب ہوگئیں۔ سخی سرورؒ کے مزار کے دائیں جانب ایک سوراخ آج بھی موجود ہے، حاجت مند لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے رہتے ہیں اور بعض خوش قسمت اپنی دلی مرادیں پالیتے ہیں۔

(واللہ عالم با الصواب)

Marfat.com

تعلیمات

آپ رہبانیت طرز کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے اور نہ ہی اپنے آپ کو کسی مسجد کے کونے میں محدود کرلیا تھا بلکہ بڑے متحرک اور سرگرم بزرگ تھے، آپ ''نام نہاد تصوف'' کے اسیر نہ تھے بلکہ بابُ العلم حضرت علی علیہ السلام کی تعلیمات کے پرچارک تھے، آپ نے اپنے آپ کو کسی مقام کے لئے مخصوص نہ کیا بلکہ دینِ حق کے پرچار کے لیے متعدد مقامات کو مرکز بنایا مخلوق خدا کی خدمت میں اپنے آپکو وقف کرلیا لوگوں کے مسائل و مصائب کے خاتمہ کی چارہ جوئی میں مصروف رہا کرتے تھے اور ساتھ ہی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ جھنگ وساہیوال کے ''سیال'' دریائے ستلج کے دونوں بازووں پر ساٹھ میل تک اور علاقہ گوگیرہ کے ''وٹو'' اور پورے برصغیر میں موجود'' جٹ اور گجر'' کے علاوہ متعدد دیگر قبائل ، آپ کی تعلیمات و تبلیغات سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

ہر دین و ہر مذہب کے پرچارک اپنے اپنے طرز سے تبلیغ کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنے سے متعارف و متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک ہندو رہبر کی رہبری کا یہ انداز دیکھئے منو نے شودروں اور نیچ ذات کے لوگوں کو اعلی

Marfat.com

مذہبی واقفیت حاصل کرنے اور مذہبی عبادت گاہوں میں داخل ہونے سے منع کر دیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ اگر کوئی شودر مقدس وید کے منتر سن لے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے۔

جبکہ اولیاء وصوفیاء کی تبلیغ انبیاء کی تعلیمات وتبلیغات کا ایک سلسلہ ہوتی ہے، ان کا اخلاق مثالی ہوتا ہے، تعصب، نفرت، کینہ، بغض جیسی قلبی بیماریاں ان سے کوسوں دُور ہوتی ہیں، صوفیاء کا طرزِ تعلیم بڑا خلوص بھرا تھا، آپ ہر قوم و قبیلے ہر مذہب و ملت کے افراد سے بلا رُوک ٹوک میل جول رکھا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم بھی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرتے تھے ایک ہندو شاعر کا عشق دیکھیے۔

''جب بھی حُسین لکھتا ہوں تو حُسین ؑ پڑھتا ہوں''

ہندو شاعرہ ''رُوپ کنواری'' کے قصائد علیؑ آج بھی پڑھے جا سکتے ہیں اور آج بھی بہت سے ہندو ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قوالیاں گاتے ہیں۔

تبلیغ کا یہ خلوص اور انداز تقریباً تمام بزرگ اولیاء کا تھا، اور یہی وجہ ہے کہ حضرت سخی سرورؒ کے مرید نہ صرف مسلمان تھے بلکہ ہندو، سکھ، سلطانی وغیرہ سب شامل تھے بلکہ ان کی زندگیاں بزرگان کے عشق و محبت سے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ایک مرتبہ ملتان کے گورنر ساون مل (متعصب تنگ نظر مسلم دشمن فرد

Marfat.com

تھا) نے سلطانیوں اور دیگر زائرین کے لئے سخی سرورؒ کی زیارت ممنوع کردی بلکہ انہیں تنگ کرنے کے لئے اُس وقت کی رقم سوا روپیہ فی کس ٹیکس لگا دیا، ....اس کے باوجود بھی زائرین ہر مشکل و مصیبت کو برداشت کرکے حضرت سخی سرورؒ کی زیارت میں بڑی محبت وخلوص سے حاضری دیا کرتے تھے۔ یہی صورت حال عراق کے سابق صدر صدام نے ''کربلا و نجف'' کے زیارت کیلئے غیر ملکی افراد پر کئی ہزار ڈالر کا ٹیکس لگا کر پیدا کی تھی مگر وقتی حالات اور حوادثِ زمانہ ائمہ واولیاء کی زیارات اور تعلیمات سے محروم نہیں کرسکتے۔

Marfat.com

حضرت سخی سرور اور گجر قوم

برصغیر میں گجر قوم دوسرے درجے کے شہری گردانے جاتے تھے مگر حضرت سخی سرور کی تعلیمات اور تبلیغات کا اثر یہ ہوا کہ پورے خطے کے گجر آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور مہذب شہری بن گئے اس قوم کے متعلق لوگ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سخی سرور شہر سے باہر آئے تو راستے میں دیکھا ایک شخص بھینسیں چرا رہا ہے آپ نے چرواہے سے کہا کہ تھوڑا سا دودھ دیجیئے وہ شخص دودھ دینے کی بجائے ہنسنے لگ گیا اور کہا یہ تو دودھ دینے والی ہیں ہی نہیں دودھ کیسے دوں۔ آپ نے ایک بھینس کی طرف دیکھا وہ دودھ دینے کے لیے تیار کھڑی تھی آپ نے چرواہے سے کہا کہ اس سے دودھ حاصل کرو بلکہ ولی کی نگاہ نے کام کر دکھایا وہ ساری کی ساری بھینسیں دودھ دینے کے لیئے تیار کھڑی تھیں آپ نے یہ بھی دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کی قوم کو کبھی بھی دودھ جیسی دولت سے محروم نہ کرے گا کرامت دیکھ کر وہ شخص مسلمان ہو گیا۔ یہ آپ کی دعا کا اثر ہے کہ گجر قوم کے پاس بھینسوں کی کمی نہیں ہے اور یہ لوگ جمعرات کی رات اور گیارہویں کی رات کو دودھ فروخت نہیں کرتے بلکہ خیرات کر دیتے ہیں لوگوں کی زبانی پتہ چلا ہے کہ بطور قوم یہ گجر قوم سب سے زیادہ آپ کی معتقد ہے گجر قوم کے ایک بزرگ بابا گجر کی قبر حضرت سخی سرورؒ کے مزار کے مغرب کی طرف محکمہ اوقاف کی عمارت کے اندر ہے انہوں

نے اپنے آپ کو سخی سرورؒ کے دربار کے لئے وقف کر رکھا تھا ساری زندگی لوگوں کو پانی پلایا اور ساقی گری کا اعزاز حاصل کیا تقریبا ۱۲۰ سال عمر پائی اور مرتے وقت یہ وصیت کی کہ دربار کے اندر جو مریدین نماز وزیارت کے لیئے وضو کرتے ہیں وہ پانی میری قبر سے ہو کر گزرے اس کی وصیت پر عمل کیا گیا تھا مگر دور حاضر میں محکمہ اوقاف کی نئی عمارت بنانے سے پانی کی نالی دوسری طرف بنانی پڑی بہر حال یہ ایک مرید کا عشق والہانہ تھا۔

گجر قوم کی پیار و محبت کا تعلق یک طرفہ نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سخی سرورؒ کو بھی پوری گجر قوم سے والہانہ محبت تھی کیونکہ گجر قوم اپنے آپ کو دائی حلیمہ سعدیہ کی اولاد کہلاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت حضرت سخی سرور کی زندگی کا اصل مقصد رہی۔ دائی حلیمہ سعدیہ کو حضور خاتمی المرتب سے جو نسبت تاریخ میں ہے اس حوالے سے حضرت سخی سرورؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ اس قوم کے ہر فرد سے محبت کرتے تھے۔

شاید ایسی ہی محبت کی مُنور بدایوانی یوں ترجمانی کی:

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اُسے نواز دے یہ درِ حبیب کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بُلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

Marfat.com

Marfat.com

حضرت سخی سرور کا معتقد خاص

گجر قوم کی مختصر سرگزشت تو آپ پڑھ چکے ہیں اب ایک سید کا سخی کے ساتھ عشق والہانہ اور محبت ومودت دیکھیئے راولپنڈی جیسے ترقی یافتہ شہر کا باسی ڈیرہ غازی خان جیسے پسماندہ اور پہاڑی علاقے میں رہائش پذیر ہوتا ہے بات علاقے کی نہیں حضرت سخی سرور سے روحانی تعلق اور محبت کی ہے حضرت قبلہ سید ذیشان کاظمی نے اپنی زندگی دربار سخی سرور کے لیئے وقف کر دی اور یہاں مقامی طور پر بہت سے بدعتیں پیدا ہوگئی تھیں جنہیں کاظمی صاحب نے دینی تعلیمات کی روشنی میں ختم کر دیا تھا مثلاً دس محرم کی شام کو یہاں کے مقامی لوگ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو تحفے دیا کرتے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ یہ آل محمد علیہم السلام کے مصائب وسوگ کی رات ہے لہذا اس رات سوائے سوگ اور حزن وغم کے اور کوئی کام نہیں ہونا چاہیئے راولپنڈی سے اپنی ساری جائیداد فروخت کر کے یہاں دینی امور میں خرچ کر دی آپ کی والدہ محترمہ وہیں راولپنڈی میں دفن تھیں قبلہ شاہ صاحب کو خواب میں بشارت ہوئی کہ سیدزادی مرحومہ کو یہاں کوہ سلیمان میں دفن کیا جائے لہذا وفات کے تین سال بعد بی بی کی لاش یہاں سخی سرور لائی گئی اور آپ کو اپنی وصیت کے مطابق حضرت سخی سرور کے مزار کے شمال کی طرف کچھ فاصلے پر ایک جگہ مرج البحرین جہاں ماں بیٹا دونوں دفن ہیں آپ کے عشق میں صرف بابا گجر ہی نہیں آئے تھے بلکہ اہم ترین بزرگ سید ذیشان کاظمی جیسا بڑا زمیندار بھی یہیں آبسا تھا۔

اقبالؔ نے کیا خوب کہا ہے" خاص ہے ترکیب میں قوم رسولؐ ہاشمی

عبرت

پروفیسر حامد علی سیال منشی محی الدین فوق کا قول نقل کرتے ہیں کہ اکثر مزارات پر فاتحہ خوانی اور زیارت قبر سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے لہو ولعب کھیل۔ تماشہ۔ ناچ۔ مجرا اور قوالی کی مجلسوں سے دل بہلایا جاتا ہے ۔افسوس جو مقام عبرت حاصل کرنے اور موت سے غافل نہ ہونے کے لیئے ہے بعض مزاروں پر تو قمار بازی۔ شراب خوری اور بھنگ نوشی کی دکانیں کھل جاتی ہیں اور ان مسلمانوں سے جن کو خیر الامم کہا گیا ہے اس قسم کی غیر شرع اور خلاف تہذیب حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ ان کو مسلمان کہتے ہوئے بھی ایک صحیح العقیدہ مسلم کو شرم اور ندامت محسوس ہوتی ہے۔

یقیناً ہمارا ایمان ہے بزرگوں اور ولیوں سے متمسک رہنے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے ضمیر کی آلائشوں کو صاف کرتا رہے اور توبہ کی طرف متوجہ رہے تاکہ کامیاب و کامران ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو اور آخرت کی ابدی نعمتیں حاصل کر سکے۔

مگر سخی سرور کے دربار کو تا حال تو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس مقام پر لوگ صرف اس دربار کی زیارت کے لئے آتے ہیں یہاں تفریح کا کوئی سبب نہیں صرف لوگ حضرت سخی سرورؒ کی محبت میں آتے ہیں۔ حضرت سخی سرور کی خوشنودی کیلئے سفر کی تکالیف اٹھاتے ہیں۔

نسبتی اعزاز

برصغیر ایک ایسا قطعہ زمین ہے جہاں متعدد ادیان اور متعدد اقوام اور مختلف الخیال افراد موجود ہیں اور یہ آپ کی روشن خیالی اور غیر متعصب تبلیغات کا اثر ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر متعدد لوگ آپ کے عقیدت مند ہیں اور یہ عقیدت مندی۔ عشق و مستی کے آخری درجے کو چھو رہی ہے کہ وہ لوگ سخی سرور سے اپنی نسبت شامل کر کے اعزاز حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنی انفرادی پہچان اور انا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو سروریہ۔ سلطانیہ۔ سیوک سلطان۔ سناتھن۔ دھرم سروریہ۔ سخی سیوک۔ ہندو سلطانی۔ سروریہ سلطانیہ۔ نگاہیہ۔ سلطان پیر یا سخی سرور۔ سرور ساگر۔ لکھ داتا۔ سلطانی رام رائے۔ گورو سلطانیہ۔ نگاہیہ پیر۔ دھونکل سیوک۔ خواجہ سرور اور لعلانوالہ پیر وغیرہ وغیرہ۔ پکار کر اور اپنے نام کے ساتھ ''سروری'' لکھ کر برکت و اعزاز حاصل کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

پنجتن پاک کا نظریہ

پانچ کا نمبر برکت وتبرکات والا نمبر ہے پنج تن پاک کا نظریہ مسلمانوں میں عام ہے اسے ہر ذی شعور مسلمان جانتا ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؑ۔ حضرت علیؑ۔ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ ہیں یہ پانچ ہستیاں پنج تن پاک کہلاتی ہیں یہ مسلمانان عالم کا نظریہ و عقیدہ ہے البتہ کچھ اور مخصوص لوگوں کے بھی اپنے اپنے پانچ پیر ہیں ان کا مختصراً تعارف درج ذیل ہے۔

☆☆☆☆☆

گوجرانوالا

یہاں کے بھٹی ان پانچ پیروں کے مرید ہیں شیخ اسماعیل۔ شاہ دولہ۔ شیخ فتح علی۔ پیر سلطان سخی اور شاہ مراد۔

لدھیانہ

اس علاقے کے لوگ ان پانچ ناموں کو اپنا خاص مرشد مانتے ہیں۔
حضرت خواجہ خضر۔ درگا دیوی۔ وشنو۔ حضرت سخی سرور۔ گرو گوبند سنگھ۔

☆☆☆☆☆

شملہ

یہاں کے باشندے ان مقدس ہستیوں سے تعلق خاص رکھتے ہیں۔
گوگا پیر۔ بالک ناتھ۔ ٹھاکر۔ شیو اور حضرت سخی سرور
ضلع شاہ پور میں پنج پیر کے نام پر ایک بڑا مشہور میلہ بھی لگتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ولایت میں چودھویں کا چاند

دنیا ولایت کے تاجداروں کی تصویری خاکہ میں آپ کی تصویر چودھویں نمبر پر نمایاں ہے اس لیے آپ ولایت کی دنیا میں چودھویں کے چاند کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔

Marfat.com

وصیت

بکن واگی اور شیخ گاڑھا نام کے دو شخص آپ کی خدمت بجا لایا کرتے تھے، شیخ گاڑھا آپ کو وضو کرایا کرتے تھے جبکہ بکن واگی آپ کی گھوڑی پر زین کسا کرتا تھا، جب دشمنوں نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کو بے رحمی سے شہید کیا تو ان دونوں اِفراد نے کفن دفن کا انتظام کیا، شہادت سے قبل دم واپسیں سید احمد سلطان نے شیخ گاڑھا سے فرمایا کہ ہمیں دفنانے کے بعد گاؤں بہ گاؤں اور قریہ بہ قریہ ہمارے مصائب وظلم اور شہادت کی اطلاع دینا ہمارے مریدوں، عقیدت مندوں اور مہمانوں کی خوب آؤ بھگت کرنا۔

البتہ بعض نقاد یہ بھی کہتے ہیں کہ اتنے بڑی لشکر یعنی ایک لاکھ 25 ہزار جنگجوؤں کے باوجود یہ آدمی محفوظ رہ گئے انہوں نے حضرت کے دفاع میں جہاد نہیں کیا بہر حال تحقیق طلب باتیں ہیں۔ ہم بغیر ثبوت کے کوئی تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

Marfat.com

شہادت

ڈیرہ غازی خان کے نزدیک آپ کوہ سلیمان کے اندر جال کے درخت کے نیچے خیمہ زن ہو گئے، آپ کے دیرینہ دشمن بھی خالہ زاد بھائیوں نے اپنی قوم کھوکھر کے کثیر تعداد جنگجو ساتھ لئے اور لشکر کشی کرتے ہوئے سخی سرور پہنچے، اس وقت آپ عبادت الٰہی میں مصروف نماز پڑھ رہے تھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ کے تین ساتھی میاں نور، میاں اسحٰق اور میاں عثمان علی (بعض لوگ عثمان علی کو دو نام کہتے ہیں کہا یہ جاتا ہے اصل میں یہ ایک ہی نام ہے) جو آپ کے یارِ خاص بلکہ مرید خاص تھے وہ بھی دورانِ جہاد شہید ہوئے، تاریخ شہادت 22 رجب 577ھ یعنی 1181ء بتائی جاتی ہے۔ (شمال مغربی اونچی پہاڑی میں ان کے مزارات موجود ہیں۔ (جو چار یار کے نام سے مشہور ہیں)

لشکر کشی کی اس واردات سے حاکم وقت اور عامۃ الناس خاموش رہے مگر خون نہ حق کبھی چھپ نہیں سکتا اور چند لوگوں نے قریہ قریہ پھر کر حضرت کی شہادت کی خبر پہنچائی اور حضرت جس جس جگہ قیام فرما کر آئے تھے وہاں سے لوگ اس طرف آئے اور یہ خبر سن کر واپس گئے اور وہاں جا کر شہادت کی خبر کو عام کیا۔

Marfat.com

تعمیر مزار کا واقعہ

پروفیسر اللہ وسایا جعفر مجاور کھلنگ نے تزک بابری کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب بابر بادشاہ علاقوں کو فتح کرتا لوٹ مار مچاتا ہوا دریائے سندھ کے کنارے سمینہ سادات آپہنچا تو یہیں قیام فرمایا اور اپنی چھاونی کو ترتیب دیا اور اس کے کچھ فوجی علاقے کی لوٹ کر چلے گئے اور کچھ کارندے یہاں مقام یعنی سخی سرور میں بغرض لوٹ مار آگئے مقامی لوگوں سے زیادتی کے علاوہ دربار شریف کا نذرانہ بھی لوٹ کر لے گئے لہذا یہاں دربار کے دو معزز مجاور علاقے کی نمائندگی کرتے ہوئے سمینہ سادات میں بابر بادشاہ کے پاس شکایت لے کر گئے اور فوجیوں کی زیادتی اور لوٹ مار کا احوال دیا تو بابر بادشاہ نے فوجیوں کو بلایا اور زیادتی کرنے والوں کو قتل کر دیا نذرانہ دے کر مجاور نمائندوں کو واپس روانہ کر دیا اور بعد میں خود بھی حاضری دی اور اپنی فوج کو دکی (بلوچستان) روانہ کر دیا موجودہ یہ خوبصورت مقبرہ اس نے ہی تعمیر کروایا تھا۔

جبکہ بعض افراد اورنگ زیب عالمگیر اور عیسیٰ خان تاجر کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ روضہ انہوں نے بنوایا تھا۔۱۸۸۳ء میں اتفاق سے عمارت کے کچھ حصے کو آگ لگ گئی تھی لہذا متاثرے حصے کو پھر سے ویسا ہی بنا دیا گیا۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ لاہور کے ایک امیر لکھپت نے آپ کا روضہ بنوایا جو کہ آپ کا عقیدت مند تھا۔

Marfat.com

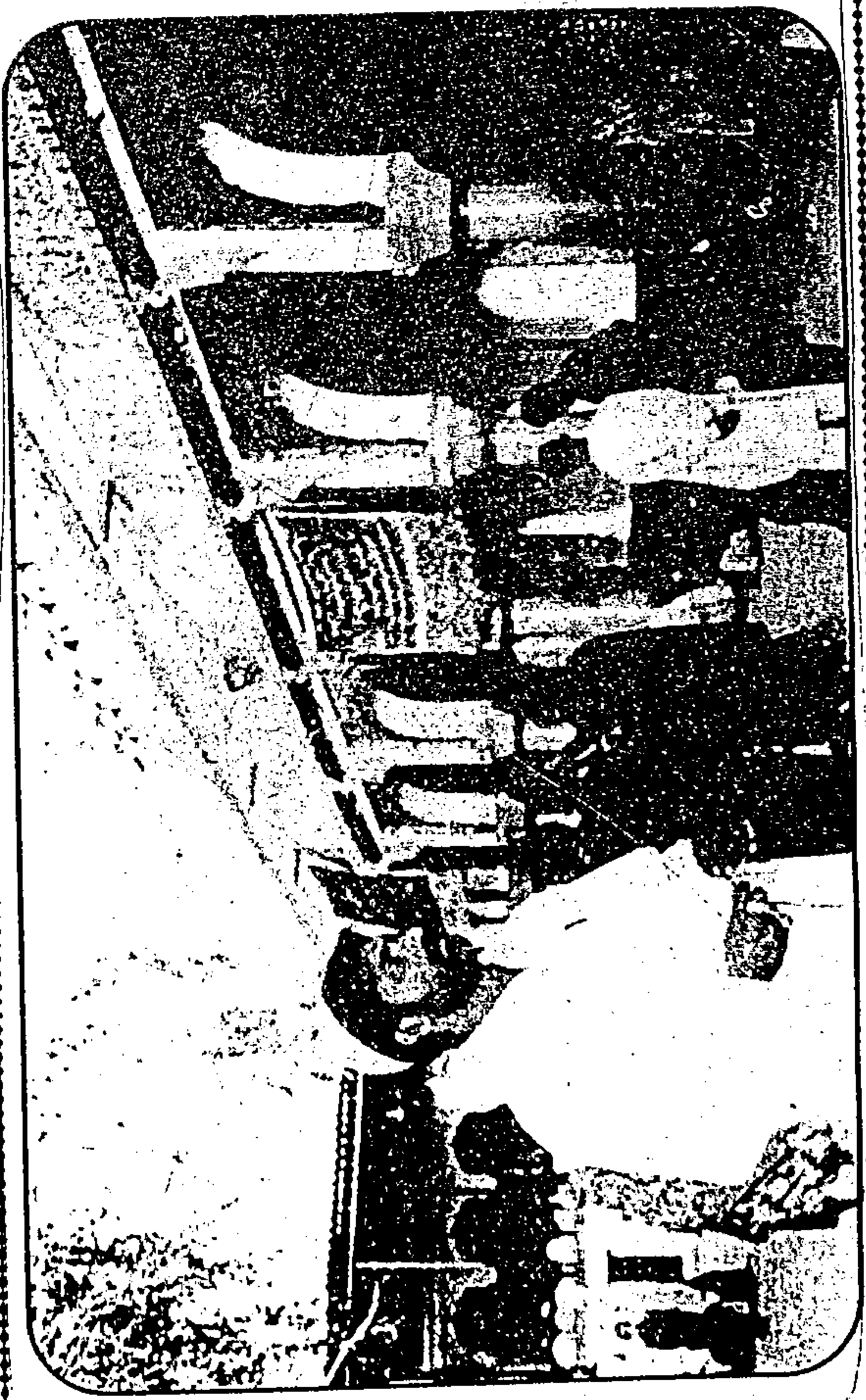

Marfat.com

حضرت سخی سرور اور دور حاضر۔

حضرت سخی سرور کو دنیا کو الوداع کہے ہوئے کئی صدیاں بیت چکی ہیں مگر آپ کے عقیدت مندوں کی محبت و عشق دیدنی ہے۔ جنوب مغربی پنجاب کا سب سے بڑا میلہ لگتا ہے جو تقریباً دو ماہ تک رہتا ہے ہر جمعرات کو رش اتنا ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی اکثریت روحانی محبت و عقیدت کے طور پر شریک ہوتی ہے اور البتہ بعض لوگ تفریح کی غرض سے بھی آتے ہیں۔ پوری ہونے والی مرادیں منتیں ادا کی جاتی ہیں جبکہ نئی اُمیدیں۔ خواہشیں اور ولولے نئی منتون کی صورت میں مانی جاتی ہیں نذریں اور چادریں بھنگڑہ ڈالتے ہوئے دربار تک پہنچائی جاتی ہیں اور پھُلے اور سکے وغیرہ فرش دربار پر خیرات کے طور پر پھینکے جاتے ہیں وعظ و نصیحت۔ قوالی۔ نعت خوانی و قُرآن خوانی کا اہتمام باقاعدہ طور پر نہیں ہوتا البتہ مارچ کے ایک جمعہ والے دن عزاداری امام حسینؑ کا اہتمام ہوتا ہے جس میں لاکھوں لوگ شریک ہو کر حضرت سخی سرور کو اپنے جد امجد حضرت امام حسینؑ کا پرسہ پیش کرتے ہیں نوحہ خوانی۔ ماتم داری اور زنجیر زنی وغیرہ سب روایتی مذہبی رسمیں ادا کی جاتی ہیں قیام پاکستان سے قبل ہندو۔ سکھ۔ سلطانی وغیرہ کثرت سے آیا کرتے تھے اب غیر مسلم تو کبھی کبھار شاید ہی کوئی فرد شریک ہوتا ہو البتہ وطن عزیز پاکستان کے گوشے

گوشے سے لاکھوں افراد یہاں نذرانہء عقیدت پیش کرنے کے لیئے آیا کرتے ہیں۔ یہ ماحول نفرت وتعصب سے بہت دور ہوتا ہے۔ معاشی حوالے سے بڑی بڑی مارکیٹیں سجائی جاتی ہیں۔ ذائرین بھنگڑہ ڈال کر اپنے عشق و محبت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں غالباً یہ واحد گاؤں ہے جہاں ریستوران نہیں ہیں بلکہ مجھے تو یہ کرامت محسوس ہوتی ہے کہ یہ بستی لاکھوں افراد کو اپنے دامن میں پناہ دے کر مہمان نوازی کا حق ادا کرتی ہے۔ سرکاری طور پر لاکھوں افراد کی رہائش اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے مگر یہ مہمان نوازی کا اعزاز صرف مجاور برادری کو حاصل ہے اور یہی وجہ ہے ''ریستوران سسٹم'' یہاں کامیاب نہیں ہے۔ مقامی لوگ مذہبی جوش وجزبے سے سرشار ہیں خوبصورت مساجد اور خوبصورت امام بارگاہ اکثر جگہوں میں غازی عباس کے علم کے نظارے ایک دینی روحانی منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ لڈی کھوسے، کنگرانی موچی، دائے بھٹی، پولی سیال، ہدیانی، احمدانی، لغاری وغیرہ جیسی اقوام آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قصبہ میں نہ صرف مثالی تمدنی رواداری پائی جاتی ہے بلکہ اس قصبہ کی مذہبی ہم آہنگی اور عقیدتوں کے احترام کی مثال پورے ملک میں اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ سب شہر والے ایک مخلص بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سروری لوگوں کا احترام

''سروری لوگ'' باہر سفر پر جاتے ہیں۔ حضرت سخی سرورؒ کی برکت سے ان لوگوں کا احترام ایک ''مرشد'' کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ حضرت سخی سرورؒ کے حوالے سے وصیت نقل کی جاتی ہے۔ کہ آپ نے کہا تھا میرے بعد میری حقیقی اولاد نہ ہوگی البتہ میرے مجاور میری اولاد سمجھے جائیں گے یہ اُن میں سے ہونگے جو تین اشخاص میں نے دہلی سے منگوائے ہیں۔

الحمدوللہ معاشی طور پر یہ قصبہ پنجاب کا امیر ترین قصبہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سخی سرور کو پاکستان کا دوبئ کا کہا جائے تو بجا ہے۔ اللہ کرے تعلیمی حوالے سے بھی ترقی یافتہ ہو جائے۔

Marfat.com

شبہات

Marfat.com

شبہاتِ دربار حضرت سخی سرورؒ

ایم میکالف نے 650ھ بمطابق 1252ء میں آپ کی وفات لکھی ہے جس سے دیگر تزکرہ نگار متفق نہیں ہیں بہر حال آپ کی موجودہ خانقاہ لاہور کے دو ہندو بھائی (جو اپنے وقت کے امیر ترین تاجر تھے اور پنجاب کے وزیر اعظم بھی رہ چکے تھے) نے کثیر خرچہ سے یہ دربار بنوائی تھی ان کے نام جسپت رائے اور دیوان لکھ پت رائے بتائے جاتے ہیں، حضرت سخی سرورؒ، بیوی عائشہ اور بیٹا سراج الدین اِس موجودہ دربار میں اکٹھے دفن ہیں۔

اور وہ بڑا مخالف ''جن'' جسے حضرت سخی سرورؒ نے قتل کیا تھا وہ بھی یہیں لیٹا ہوا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ بھیرو دیو جوان کا سردار تھا اُس نے آپ پر پہاڑ گرانے کی کوشش کی تو حضرت نے اپنی کرامت سے پہاڑ کو روکا یہ دیو جن بڑا حیران رہ گیا اور آپ کی بزرگی سے متاثر ہوا اور پھر حضرت کے پاس معافی مانگنے کے لیے حاضر ہوا اور اُسی دیو نے ہی حضرت سُلیمان پیغمبر کی دیگ اور چھڑی بطور تحفہ دی جو آج تک رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت سخی سرورؒ نے اُس جن کو ساتھ والے کمرے میں رہنے کی اجازت دی اور اس کے ذمہ ڈیوٹی لگائی کہ ہر آنے والے کا استقبال کرنا ہے اور ہر جانے والے کو خیر خیریت سے چھوڑ کر آنا ہے یہ چھوٹا کمرہ آج بھی دربار میں موجود ہے۔

(خُدا ہی بہتر جانتا ہے)

موگا میں

ایڈورڈ مکلیگن نے کہا ہے کہ 1869ء میں موگا شہر حضرت سخی سرورؒ کے دربار کی شبیہ پٹیالہ کے ایک دولت مند عقیدت مند نے تعمیر کرایا تھا تاکہ جو غریب عقیدت مند ڈیرہ غازی خان کے قریب والے اصلی دربار میں نہیں جا سکتے وہ یہیں زیارت کرلیں۔

نگاہا میں

مانسہ کا سردار پریشان حال تھا، اُس نے ایک خواب دیکھا جس میں اُسے سید احمد سلطان کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے بشارت دی کہ تم میرے لقب سخی سرور دربار کی شبیہ بناؤ، انشاءاللہ تیری پریشانی ختم ہو جائے گی ۔اللہ کے کرم سے اُس کی مُراد پوری ہوئی اس نے نگاہا میں آپ کی "زیارت" یعنی روضئے مبارک کی شبیہ بنوادی۔

Marfat.com

لدھیانہ میں

لدھیانہ کی تحصیل سمرالا میں ایک قصبہ ہے جسے بھاولا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہاں پر آپ کی زیارت گاہ موجود ہے۔ یہاں آپ کے معتقد اور زائرین ایک بڑا روٹ پکاتے ہیں، تبرک کے طور پر لوگ دور دُور لے جاتے ہیں۔ یہ شبیہیں لوگوں نے اسی طرح اپنے عشق و محبت کے اظہار کیلئے بنوائی ہیں جس طرح برصغیر میں کربلا، شام، مشہد، قم اور نجف کے مزارات کی شبیہیں بنوائی جاتی ہیں۔

روٹ کی تیاری

لدھیانہ کے علاقے میں آپ کے پیروکار ایک بڑا ''روٹ'' تیار کرتے ہیں اور اس روٹ کو صاف ستھری جگہ پر آگ جلا کر توے کی طرح تپا لیتے ہیں جب جگہ تپ کر تیار ہو جاتی ہے تو آگ کے انگارے وہاں سے ہٹا کر جگہ کو صاف کر لیتے ہیں، جگہ کے مطابق روٹ میں ایک من آٹا اور ایک من گڑ کی امیزش ہوتی ہے، میزبانوں کی ہدایت پر مسلسل ڈھول پیٹا جاتا ہے روٹ کے پکنے پر چوتھائی اس کا بانی رکھ لیتا ہے اور باقی اِدھر اُدھر دیگر افراد یا ہمسائے میں بانٹ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

یو پی کی سرحد سہارن پور میں

حضرت سخی سرورؒ کے مریدوں میں سے فریر جوگی بھی شامل ہیں ان کے بچوں کی عمریں جب 10 یا 12 سال کی ہوتی ہیں تو انہیں سخی سے منسوب دربار کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ ایک بڑی مدت یہ جوگی بچے وہیں خادم و طالب علم کی حیثیت سے رہتے ہیں اور اپنے عقیدے اور مزاج کے مطابق عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

چمبا میں

اس علاقے میں آپ کی یاد کے طور پر ایک یادگار میلا لگتا ہے جس کے بانی اور میزبان و مجاور مسلمان اور ہندو دونوں ہوتے ہیں، ایک ثقافتی اکٹھ ہوتا ہے، یقیناً ایسے ہی پروگراموں سے جہاں لوگ تفریح اور روحانی سکون حاصل کرتے ہیں وہاں تعصب، نفرت اور تنگ نظری کا بھی خاتمہ ہوتا ہے جو کہ بزرگان کی تعلیمات کا اصلی مقصد ہوتا ہے۔

ناھن

اس مقام میں بھی آپ کی زیارت گاہ موجود ہے اور آپ کی یاد کے طور پر سالانہ میلہ بھی ہوتا ہے، لوگ محبت وعقیدے کی بنا پر سال میں ایک مرتبہ زمین میں ضرور سوتے ہیں۔ سخی کی یاد میں محفل گیت سجاتے ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق کی تجدید کے لیے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہیں گلے شکوے دور کرتے ہیں۔ سخی کی تعلیمات کو دہراتے ہیں۔ تاکہ اُن کی زندگیوں میں سخی کے صدقے سُکھ اور آسانیاں پیدا ہوں۔ جٹی دانی کا تعلق بھی اسی علاقے سے تھا۔

حضرت سخی سرورؒ سے منسوب یادگاری میلے

Marfat.com

سید کمال حاج جوادی اپنی مرتبہ میراث جاوداں صفحہ 167 میں رقمطراز ہیں کہ ''لوگ بزرگان دین اور اولیاء کرام کے مزاروں پر دور دور سے بڑی عقیدت کے ساتھ آتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں علاقے میں بعض لوگوں کے مزار پر عرس کے سلسلہ میں ہر سال بڑے بھاری اجتماعات ہوتے ہیں جسے عوام میلہ کہتے ہیں پشاور میں دو میلے بہت مشہور ہیں ایک شہر میں حضرت سخی سرورؒ کے نام پر جسے جھنڈیوں کا میلہ کہتے ہیں اور دوسرا حضرت شیخ رحمکار کاکا صاحب کا میلہ موضع زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ میں ہر سال رجب کی 18-24 تک منعقد ہوتا ہے ان میلوں میں لوگوں کا جوق در جوق آنا شوق عقیدت قابل دید ہوتا ہے۔

علموں والا میلہ

اس طرح صوبہ سرحد پشاور میں پٹھان برادری آپ سے عقیدت کا دم بھرتی ہے۔ موضع ہزار جانی اُچہ باڑہ میں سال میں ایک مرتبہ بڑا اکٹھ ہوتا ہے تقریباً تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہوتی ہے، اِسے سخی سرورؒ کا میلہ کہا جاتا ہے۔ اگر بارش نہ ہو تو ماگھ کے مہینے میں سوموار کو یہ میلا لگتا ہے، اور وہ علم لے کر اُس میدان میں گاڑھتے ہیں۔ بہت سے علم اکھٹے ہو جاتے ہیں اس لیے اِسے علموں والا میلا بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

کافی والا میلہ

صوبہ سندھ سیہون شریف میں دربار حضرت شہباز قلندر پر شمال کی جانب ایک مقام حضرت سخی سرورؒ کے نام سے منسوب ہے اور اس پر علیحدہ میلہ کا انتظام ہوتا ہے اور سارا سال اس مقام پر حضرت کے نام کا لنگر بھی تقسیم ہوتا ہے۔ کافی سندھی زبان میں بیٹھک یا ڈیرے کو کہتے ہیں یہ حضرت سخی سرور کے نام پر ہے میلہ اس نام پر لگتا ہے۔

حضرت شہباز قلندر کے کلام بے بدل میں ہے حضرت احمد سلطان سخی سرورؒ کی شان میں یہ فقرا ہر ایک نے سن رکھا ہے۔

''حضرت سلطان سخی شامل احباب قلندر''

قدموں والا میلہ

انارکلی بازار لاہور میں ایک مسجد حضرت سخی سرورؒ کے نام سے منسوب ہے اس کے ساتھ سال میں فروری کے مہینے میں پہلے سوموار یہ میلہ لگتا ہے دُور دُور سے لوگ شریک ہوتے ہیں اور اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بڈھی بیری والا میلہ

انارکلی لاہور کے صدر بازار میں ایک قدیم بیر کا درخت تھا پرائیں قبیلے کے لوگ اس درخت کے نیچے حضرت سخی سرورؒ کی یاد میں ایک میلہ مناتے تھے جسے عرفِ عام میں بڈھی کا میلا کہا جاتا تھا۔

Marfat.com

پار کا میلہ

لاہور میں دریائے راوی کے دوسری طرف جہاں مقبرۂ جہانگیر ہے وہاں مختلف علاقوں سے حضرت سخی سرور کی یاد منانے کے لیے سنگ اکٹھے ہوتے تھے۔ لوگ خوشیاں مناتے ایک میلے کا سا سماں دکھائی دیتا تھا، دو تین دن تک مختلف سنگوں کا انتظار کیا جاتا تھا لہٰذا اس کٹھ کو پار کے میلے سے یاد کیا جاتا تھا اور پھر یہ اکٹھے ہونے والے سب لوگ دھونکل کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

☆☆☆☆☆

زنار بندی

قیام پاکستان سے قبل برصغیر سے لوگ جو حضرت سخی سرورؒ کی زیارت کو آتے تھے وہ اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لاتے تھے۔ پریشانیوں اور دکھوں سے محفوظ رہنے اور عقیدت و محبت کے اظہار کے لیئے۔ یہاں اُن کی چوٹیاں اُتاری جاتی تھیں جنہیں جھنڈ یعنی سر کے بال اُتروانا کہا جاتا ہے اور چھلا کی صورت میں ہاتھ کی کلائی یا گردن میں زناز بندی کی طرح تبرک کے طور پر ایک دھاگا باندھا جاتا تھا، عموماً اس کا رنگ سبز ہوتا تھا بعض مسلمان خاندان یہ اب بھی یہ رسمیں پوری کرتے ہیں۔

Marfat.com

پنڈی بھٹیاں کا میلہ

پنڈی بھٹیاں میں ہر سال جنوری کے آخری ہفتہ میں سخی سرورؒ کے نام سے ایک سہ روزہ میلہ بڑے دھام دھوم سے منایا جاتا ہے۔

اس میلے میں یہ خصوصیت اتم پائی جاتے ہے کہ اس میلے میں دیگر میلے کے لوازمات کے ساتھ ساتھ ادب کی صنف ''لوری'' کی مقابلہ بازی کا اہتمام کیا جاتا ہے لوری دینے والی پارٹیاں میلے میں ٹولیاں بنا بنا کر چھوٹے بچوں سے لے کر 80 سالہ بوڑھوں کو لوری دے رہی ہوتی ہیں یہی وہ میلہ ہے جس نے ادب کی صنف لوری کو باقی رکھا ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆

فیصل آبادی چھنج

فیصل آباد کے محلّہ ناظم آباد سے تعلق رکھنے والے ملک امانت علی، ملک محمد شفیق، ملک محمد بوٹا چاند اور بھولا گجر وغیرہ ہم ہر ماہ حضرت سخی سرور کے نام کی ''چھنج کراتے ہیں اور سرکار سخی سرورؒ کے نام کی قرآن خوانی بھی یعنی ختم شریف بھی ہوتا ہے اور سالانہ میلا بھی کراتے ہیں۔

اِسی طرح تحصیل سمندری سے تعلق رکھنے والی گجر قوم بھی آپ کے نام کی چھنج اور میلہ کراتے ہیں اور اس موقع پر کشتیوں کے بڑے بڑے دنگل ہوتے ہیں ،ان رسومات وتقریبات کی رونق بڑھانے کے لیے چوہدری محمد الیاس، حاجی مختار حسین، تاج محمد، خادم حسین، خالد پہلوان، طالب المولا، عبدالغنی، فوجی ارشد، رانا جاوید اور چاند محمد کا بڑا کردار ہوتا ہے اپنے پیر سید احمد سلطان المعروف حضرت سخی سرورؒ کی یاد بڑے دھوم دھام سے مناتے ہیں اور ان میلوں و دنگلوں کی جو آمدنی ہوتی ہے وہ دربار حضرت سخی سرورؒ کے کام میں لاتے ہیں، اور یہ لوگ جب زیارت کے لیئے حضرت سخی سرورؒ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو احتراماً زمین پر سوتے ہیں اور روانگی سے ایک ہفتہ قبل حضرت سخی سرورؒ کی شان کے گیتوں کی محفل اپنے گھروں میں ہر رات منعقد کراتے ہیں اور روانگی کے وقت اپنی قریبی رشتہ دار خواتین کے حقوق ادا کر کے ان کی دعائیں لے کر چلتے ہیں اور اپنے اپنے گاؤں کے قریبی وسیلہ آب تک پیدل چل کر آتے ہیں بعد میں سواری پر سوار ہوتے ہیں۔

Marfat.com

قصبہ سخی سرور میں

قصبہ سخی سرور میں دربار پر سارا سال زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے ایک انفرادیت اس قصبہ کو حضرت سخی سرورؒ کی وجہ سے یہ حاصل ہے کہ یہاں پر چیت وساکھ دو ماہ مسلسل میلہ رہتا ہے جس میں پاکستان کے کونے کونے سے لوگ آتے ہیں قصبہ میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کی کثیر تعداد پھاگن کے آخری ہفتہ میں آنا شروع ہو جاتے ہیں اتنا لمبا عرصہ میلہ جاری رہنا بھی اس قصبہ کا ایک اعزاز ہے۔

یہ تھے چند مشہور میلے۔ ویسے حضرت سخی سرور کے نام کے برصغیر میں چھوٹے بڑے 365 جگہوں پر میلے لگتے ہیں سال کے 365 دن ہوتے ہیں اس طرح سال کا کوئی ایسا دن ہوگا کہ حضرت سخی سرورؒ کے نام کا میلہ نہ ہو مؤلف کی درخواست ہے جن میلوں کا ذکر اس کتاب میں نہیں ہو سکا ان میلوں کے منتظمین مؤلف سے رابطہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی تفصیل بھی درج ہو سکے۔

منقبتیں

Marfat.com

حضرت سخی سرور کی ذات کے حوالے سے برصغیر کی تقریباً تمام مروج زبانوں میں منقبتیں لکھی گئی ہیں۔ مولف کی کوشش ہے ان کو جمع کر کے ایک علیحدہ کتاب کی شکل میں پیش کر سکے۔ اس لئے درخواست ہے کہ شاعر و ادیب اور سابقہ ریکارڈ کے حامل افراد مولف سے رابطہ کریں۔

ہم یہاں تبرک کے طور پر چند منقبتیں شامل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

سرور لعلیںؒ والا

(اکرم قریشی مانہ احمدانی)

پیر سخی سلطان سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

کل عالم توں وکھری ، نگری سخی سرور
چارے پاسے آنون ہر ہک قوم دے لشکر

حسن دا ہے طوفان سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

دھرتی باغ بہاراں خوشیاں تار متاراں
''روہ'' ''نہیں'' وچ رونق رش دربار بزاراں

تیڈے ہن احسان سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

ہر پاسوں سنگھ آیا ، سارا جگ لنگھ آیا
دیس بدیس خلقت ، سو سو سانگ رسایا

وکھرے استان ، سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

پنج سوستتر 577ہجری ، رحلت حضرت والا
نوں سو 900سال گزر گئے ، جگ سئیں دا متوالہ

منکر ڈیکھن شان سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

آل رسول ﷺ دا صدقہ ، آس پجا لکھ داتا
سائل ساری دنیا ، اکرم وی ہے آیا

مشکل کر آسان ، سرور لعلیںؒ والا
بول وے بول جوان سرور لعلیںؒ والا

سوہنڑا سخی سرورؒ

(آزاد حسین بٹ سمندری)

میں کیوں نا آکھاں تے دم دم سخی اے
لالعلاں والا سوہنا پیر رب دا ولی اے

لالعلاں والا سوہنا توں سردار سید
کر دے سبناں دا بیڑا توں پار سید
ساری دنیا تیرے در تے کھڑی اے
صدقہ حسنؑ دا کر دے تو جھولی ہری اے

سارے ولیاں نے سانوں اشارہ کیتا
لالعلاں والے پیر دا نظارہ کیتا
میرا مولا علی مشکل کشا علی اے
لالعلاں والا سوہنا جمدا ولی اے

لالعلاں والاسوہنا تو سید نگینہ
صدقہ علی دا دِکھا دے مدینہ
مدینے نوں جاواں گے کیڑھی گھڑی
تیرے در تے رحمت دی لگی اے جھڑی

لالعلاں والا سوہنا توں رب دا ولی اے
تیرے در تے آئے اساں غریب اے

بھر دو جھولی توں میری سوہنا سخی اے
تیرے در تے ہوندی ہر دم علی علی اے
حسنی حسینی سید تو تیرا سوہنا گھرانہ
لالعلاں والا سوہنے نوں جانڑدا زمانہ
سوہنا اے سید تو سوہنا سخی اے
میرا تے مرشد سوہنا علی اے
دور کر دے تو مشکل کشا یا علی
حل کر دے تو مشکل کشا یا علی
دو جگ دا وارث تے رب دا جلی
گلشن رسالت دی تو انمول کلی
اللہ پاک دا طوفان جس وقت چڑھیا
بیڑا نوح نبی دا بھنور وچ اڑیا
واسطہ دتا پنجاں تے باراں دا
بیڑا نوح نبی دا فر تریا
میں ہاں سخی دا نیاز مند
سخی امام ساتویں دا دلبند
فاطمہ زین العابدین دے دل دی کلی اے
جنت تے کوثر دا مالک علی اے

ڈیرہ غازی خان دے وچ ڈیرا جمایا
سارے جگ اتے فیض دا دریا وہایا
کریسی حشر نوں بیڑا پار سوہنا نبی اے
سخیاں دی اولاد ہوندی سخی اے
ساری لوگ گاون علی دے ترانے
راہنواں مل کے بیٹھے سخی دے دیوانے
دکھا دیو مکھڑا توں سوہنا سخی ایں
لالعلاں والے سوہنے دی محفل سجی اے
دامن پھیلا کے کر لو دعاواں
لالعلاں والے سوہنے دیاں کر لو گداواں
سوہنہ سخی سوہنی لڑی اے
اُٹھ مار ملنگا تو نعرہ علی دا
رو رو کے کرداں مولا دعاواں
مٹن ڈکھ سارے صدقہ علی دا
صدقہ حسنؑ دا بخشو ساریاں خطاواں
صدقہ حسین پاک دا ملن شفاواں
صدقہ سوہنے سخی دا بھیڑیں کوں بھرا ڈے
کربل دے صدقے سکھ سدا ڈے

آزاد بٹ تیرے در تے آ گریا ہے
لالعلاں والے پیر دا مانگت سدا

عزتاں دا وارث تاں مولا علی اے
جگ تے سکھ دا ضامن فقط نرگسی کلی اے

Marfat.com

لالعلاں والا سوہنا کرسی بھلی

چلو چلیے سخی دے دربار
سخی نے اج آ جانڑا
ککی کھڑی فل تیار
سخی نے اج آ جانڑاں
لالعلانوالے دیاں سوہنیاں گلیاں
کھلیاں چمبے دیاں کلیاں
خلقت چمدی سخی دیاں گلیاں
اکھاں دے نال سخی نے اج آ جانڑاں
سخی آئے گا بن پھب کے
ولی بیٹھے نے راہ مل کے
اساں کر کے جانڑا اے دیدار
سخی نے اج آ جانڑاں
دیکھنا لالعلانوالے دا در
اکھیاں دا ہے معراج
اوندے سر تے سجیا ولایت دا تاج

Marfat.com

آسی بیٹھ کے کرن پکار
سانو لا لے سینے دے نال
سخی نے اج آ جانڑا
میرا گھر بنے گا شہر مدینہ
سب نوں دیوں اولاد نرینہ
ساڈا سینہ وی دیو ٹھار
صدقے پنجتن پاک دے سخی نے اج آ جانڑاں
صدقہ غازی پاک دا
پیرا دیدے لال
پیرا سب دے گھراں نوں کر دے آباد
سخی نے اج آ جانڑاں
کر دے کرم اکبر دے صدقے
دے دے اولاد اصغر دے صدقے
توں ایں نگاہے والی سرکار
سخی نے اج آ جانڑاں
آزاد کیتی جو فریاد ہے
سخی پوری کرے گا پکار اے
آویں قبر دے وچ یک وار
کہندا اے دل سخی نے اج آ جانڑا

Marfat.com

نیاز تیرے در ڈا حقیر ہے
توں علی دا بدر منیر ایں
در تیں کھڑے نے لالعلانوالے دے حبدار
دل کہندا اے اج سخی نے ضرور آ جانڑاں
(راناعظیم طارق گوجرہ)

معاونین خاص

بابا لیاقت علی۔ حاجی غلام اصغر۔ محمد شفیق جٹ عبدالغفار جٹ، حاجی فیض محمد
نذیر احمد۔ صابر حسین اعوان ۔ محمد اشرف ۔ غلام فرید۔ یسٰین ۔ محمد یعقوب
فورمین ۔مختیار احمد۔ عبدالسلام ۔ غلام اکبر۔ علی عباس

چوہدری محمد الیاس ۔ طالب المولیٰ ۔ محمد خالد۔ عبدالشکور۔ حاجی عبدالغنی ۔ شاہد
گجر محمد انور۔

حاجی مختیار احمد۔ تاج محمد۔ رانا عظیم طارق ۔فوجی محمد ارشد۔ جاوید احمد۔
سجاول ۔ محمد یوسف۔ غلام نبی ۔ رانا محمد جاوید، رانا محمد شعیب، عابد حسین، نوید
احمد،

غلام میراں بٹ ۔ آزاد حسین بٹ ۔ محمد اکبر بھٹہ۔ طارق گجر۔ چوہدری محمد طاہر
نمبردار۔ محمد بوٹا۔ حاجی محمد شفیع گجر۔ محمد یوسف، انجینئر عثمان، مہر چوہدری، محمد
عارف (ایم پی اے)

ذوالفقار علی گجر۔ رانا فریاد۔ رانا غفار۔ حاجی رحمت علی ۔ رشید احمد ڈرائیور۔
ملک امانت۔ علی محمد بوٹا۔ چاند محمد شفیق۔ ملک ذوالفقار علی۔ حاجی بشیر احمد۔
شہباز۔ غلام عباس۔

چوہدری محمد رمضان ۔ شوکت علی ۔ نذیر احمد۔ چوہدری عبدالستار، محمد اشرف،
نظام دین، چوہدری محمد رمضان، شوکت علی، نذیر احمد،
چوہدری عبدالستار۔ محمد اشرف۔ نظام الدین

سخی سرور کے حوالے سے شہرت یافتہ

چند نام

خلیفہ کالو مرحوم، محمد پناہ، حاجی محمد پسران ہمیش، خلیفہ اللہ بخش، حافظ سلیمان مرحوم، نیک محمد، محمد بخش، قاضی نذیر احمد، زوار محمد رمضان، خادم حسین، کریم بخش زوار، خلیفہ زادہ زوار رحیم بخش ہمیش، منصور عباس مہدی، زوار نیاز حسین ہمیش، خلیفہ بدرالدین، خلیفہ شیر محمد، ماسٹر غلام سرور، قادر بخش، خلیفہ لال بخش، اللہ وسایا، شمشیر حیدر، محمد بخش موچی، برکت علی، صوفی اللہ وسایا موچی، اللہ بخش لڈی، حاجی محمد یا جھی، وزیر علی میراسی، عاشق حسین پولی، حاجی نواز، شملہ خان، حافظ غوث بخش، فوجی محمد رمضان، صالح محمد، ملک غوث بخش، محمد حنیف، غلام رسول، عبدالکریم، طالب حسین، خلیفہ محمد علی، ماسٹر محمد مسلم، عاصم علی۔

Marfat.com

Marfat.com